138

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔جون 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال 15-2014 پر عام بحث"

140

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا نواں اجلاس

منگل، 17-جون 2014

(یوم الثلاثہ ، 18-شعبان المعظم 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 37 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ
اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ اَمْرًا
مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶﴾

سُوۡرَۃُ الدّخان آیات 1 تا 6

حٰمٓ(1) اِس کتاب روشن کی قسم (2) کہ ہم نے اُس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں (3) اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں (4) (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بے ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں (5) (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ وہ تو سننے والا جاننے والا ہے (6)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اے رسولِ امیں، خاتم المرسلیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
ہے یہ اپنا عقیدہ بصدق و یقیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
بزمِ کونین پہلے سجائی گئی
پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاوّلیں سید الآخریں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے
جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا
اس زمیں میں ہوا آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم سب ہیں زیرِ نگیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ Have your seat

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں نے ایک اہم بات کرنی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ٹھیک نہیں ہے، جب سپیکر بول رہا ہو تو اس وقت آپ مہربانی فرمایا کریں۔ This is not good

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث

(جاری۔۔۔)

جناب سپیکر: جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کل ہم نے سالانہ بجٹ 15-2014 پر بحث کا آغاز کیا تھا تو آج بھی اس پر بحث جاری رہے گی۔ آج حکومتی بنچوں کی طرف سے تیس اور اپوزیشن کی جانب سے دس صاحبان کے نام آئے ہیں، اس حساب سے 1/3 کی ratio بنتی ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ آپ کا جتنا ٹائم ہے اگر اسی ٹائم میں اپنی تقریر wind up کر لیں گے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ مجھے پہلے ان کا پوائنٹ آف آرڈر لینے دیں۔ اگر valid ہو گا تو موقع دیا جائے گا ورنہ نہیں۔ جی، غوری صاحب!

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کوئٹہ میں ہمارے بھائی ایم پی اے۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر تو کل بات ہو گئی ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں وہ بات نہیں کروں گا جو کل ایوان میں ہوئی ہے۔ مجھے موقع تو دیجئے میں ایک منٹ سے زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ جو ہینڈری مسیح کا واقعہ ہوا میں چاہوں گا اور میری آپ سے درخواست ہو گی کہ آپ دعا پڑھایا کریں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنے عقیدے کے مطابق ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے دعا کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، اب تو وہ بات گزر گئی ہے۔ اب آئندہ سے، خدانخواستہ اللہ رحم کرے، آپ کی بات پر عمل ہو گا۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا کہ میں بجٹ بابت سال 15-2014 پر اپنی گزارشات آپ کے اور اس معزز ایوان کے سامنے رکھ سکوں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 14-2013 کے اندر ایک بجٹ پیش کیا گیا تھا اور اُس بجٹ کی کتاب کا رنگ گرین تھا۔ آج 15-2014 کا جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس کی کتاب کا رنگ پیلا ہے۔ پورے پنجاب کو حکمرانوں کی نااہلیوں نے اسی طرح پیلا اور یرقان زدہ کر دیا ہے جس طرح سے یہ کتاب چھاپی گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جس طرح سے 14-2013 کے بجٹ کے اندر شعبدہ بازیوں کے ذریعے میزانیہ پیش کیا گیا، اس کتاب کی رُو سے یہ white paper بجٹ جو 14-2013 ہے اس کو پڑھ لیں۔ اس کے صفحہ نمبر 31 پر۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو گرین لگتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ گرین ہے اور اب والا؟

جناب سپیکر: یہ off white ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سبحان اللہ۔ میرا خیال ہے کہ اگر تسی مائنڈ نہ کروتے اسیں دونوں اکھاں چیک کران چلئے۔ چلیں، کوئی بات نہیں۔ گزارش یہ ہے کہ اس بجٹ کے صفحہ نمبر 31 پر یہ ایک ڈایاگرام ہے current revenue expenditure اور یہ جو موجودہ بجٹ آپ نے پیش کیا ہے اس کے صفحہ نمبر 23 پر اس کا ڈایاگرام ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تصحیح کریں کہ کس نے پیش کیا، کیا یہ میں نے پیش کیا؟

میاں محمد اسلم اقبال: گورنمنٹ نے۔

جناب سپیکر: ایسے کہیں، ایسے بات اچھی نہیں لگتی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایک ہی بات ہے، ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ میں مختلف محکموں پر بات کرنا چاہوں گا، خصوصی طور پر محکمہ تعلیم پر جو بجٹ رکھا گیا اور یہاں پر show کیا گیا ہے، یہاں پر منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں انہوں نے 2013 کی تقریر کے دوران صفحہ نمبر 11 پر چھ دانش سکول بنانے کا وعدہ کیا تھا اور ان کے لئے 3۔ارب روپے رکھے تھے۔ جتنے بھی پنجاب کے سکول ہیں جو

کم و بیش 58ہزار کے قریب ہیں۔کیاان تمام سکولوں کے اندر جوmissing facilitiesکی بات پچھلے بجٹ کے اندر کی گئی تھی اور جو بجٹ رکھا گیا تھا کیااس کے مطابق وہ پوری ہو گئی ہیں؟دانش سے خالی حکومت تمام سکولوں کی تباہی اور بربادی پر دانش سکول بنا رہی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کوئی حد ہی نہیں رہی،یہاں صفحہ نمبر 12 پر پچھلے بجٹ2013-14 میں کہا گیا کہ اساتذہ اور اہل علاقہ پر مشتمل سکول کونسلیں بنائی جائیں گی۔مجھے بتائیں کہ انہوں نے کون سی سکول کونسلیں بنائیں اور ان کو کون سے فنڈز دیئے ہیں۔میں لاہور میں رہتا ہوں اور ہمارے شہر میں بے شمار سکول ہیں،انہوں نے کوئی ایک کونسل جس کے ذریعے developmentکا کام کروایا ہو وہ بتا دیں۔ہم پھر اگلی بات کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک ارب روپے کی لاگت سے ایک ہزار کمپیوٹر لیب بنائیں گے۔یہ بتائیں کیونکہ میرے حلقہ پی پی۔139 کے اندر بھی سکولز ہیں وہاں پر کون سی لیب بنائی گئی ہے؟یہ صرف اور صرف "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" ہیں۔انہوں نے کچھ نہیں کرنا انہوں نے صرف ایک ہی کام کرنا ہے یعنی پل بنانے ہیں اور اس کے علاوہ اس حکومت کا کوئی کام نہیں ہے۔

جناب سپیکر!پرائمری سکول کی ایجوکیشن جو کسی قوم کو قوم بناتی ہے اور اس پر ان کی کوئی توجہ نہیں ہے۔اگر آپ پچھلے سال کے ایجوکیشن بجٹ پر نظر دوڑا کر دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے۔اگر آپ comparison کریں تو جو بجٹ انہوں نے ایجوکیشن کے سلسلے میں رکھا ہے یعنی 6.68فیصد پچھلے سال کے بجٹ میں رکھا گیا تھا اور اب اس بار کم کر کے 6.67 فیصد کر دیا ہے۔اس میں انہوں نے جو تنخواہیں10 فیصد بڑھائی ہیں ان کا شیئر بھی اس میں شامل ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے سابق ساتھی اور موجودہ سینیٹر جناب محمد محسن لغاری صاحب یہاں گیلری میں تشریف رکھتے ہیں۔ہم ان کو welcomeکرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!ہم بھی ان کو پی ٹی آئی کی طرف سے welcomeکرتے ہیں۔

یہ اپنے آپ کو تعلیم دوست کہتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ ان سے بڑا تعلیم دشمن اس صوبے کے اندر اور کوئی نہیں ہے۔6.68فیصد سے 6.67فیصد بجٹ کر دیا گیا ہے،بجٹ کم کیا گیا ہے 10 فیصد تنخواہوں کے اندر اضافہ کر دیا گیا اور جو 10 فیصد اضافہ کیا گیا ہے وہ بھی اس میں شامل ہے۔جس جس چیز سے ان کی فائدہ پہنچتا ہے اور جس چیز سے ان کی شعبدہ بازی زیادہ ہوتی ہے،انہوں نے سر سے اخروٹ توڑنے والے بجٹ کو زیادہ کیا ہے جس کے اندر کرپشن ہوتی ہے اس کا بجٹ انہوں نے 2.2 فیصد سے 3.3 فیصد کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اگلی بات ایجوکیشن کے حوالے سے کروں گا۔ پچھلی ایک ہزار لیبارٹری قائم نہیں ہوئیں اور اگلے بجٹ کے اندر انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہم ہائی سکولوں کے اندر تمام آئی ٹی لیب بنائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی عوام کے ساتھ بہت بڑا فراڈ ہے جو انہوں نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یونیورسٹیوں کے کیمپس بنائیں گے، ان کی بات کو سنا جائے کہ انہوں نے کیا کہا؟ انہوں نے تین یونیورسٹیوں کے لاہور کے اندر کیمپس بنائے ہیں جس میں بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی، گجرات یونیورسٹی اور سرگودھا یونیورسٹی شامل ہے۔ انہوں نے اپنے پیاروں کو public private partnership کے تحت جو کچھ دیا ہے میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ اس پر انکوائری کروائیں اور پتا کریں کہ اس میں کون کون سا منسٹر involve ہے، کس کس نے ان سے پیسے لے کر یہاں پر کیمپس کھلوائے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اگلی بات ہیلتھ کے حوالے سے کروں گا۔ یہ آپ کی بھی سننے والی بات ہے اور مہربانی کر کے ذرا سنیئے گا۔ بجٹ 14-2013 کے صفحہ نمبر 10 پر انہوں نے کہا کہ ہیلتھ انشورنس کارڈ کے لئے 4۔ارب روپے رکھے جا رہے ہیں اور اس وقت یہاں پر تمام حکومتی ایم پی ایز نے ڈیسک بجا بجا کر توڑ دیئے تھے۔ مجھے بتائیں کہ پورے پنجاب کے اندر انہوں نے کسی کو ایک ہیلتھ انشورنس کارڈ issue کیا ہے؟ یہ صرف اور صرف خالی خولی حکومت کے نعرے ہیں اور اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر اگلی بار انہوں نے غریب عوام کو سہانا خواب دکھایا ہے جو کہ 15-2014 کے بجٹ کے صفحہ نمبر 14 پر پیش کیا گیا ہے اور دوبارہ ہیلتھ انشورنس کا ذکر کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کے ساتھ بہت بڑا فراڈ ہے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ موٹی موٹی باتیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ نے یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر بات کی، یہاں پر تالیاں بجائی گئیں، ڈیسک بجائے گئے، کسانوں کو جھوٹے دلاسے دیئے گئے اور وہ دلاسے کیا تھے کہ ہم تمام ٹیوب ویلوں کو سولر انرجی اور بائیو گیس پر لے کر جائیں گے۔ پہلا وعدہ مکمل نہیں ہوا، پنجاب میں ایک ٹیوب ویل بتا دیں کہ جو حکومت نے کسی کو سبسڈی دے کر بنوا دیا ہو۔ انہوں نے پھر بجٹ 15-2014 کے اندر سہانا خواب دکھایا ہے کہ ہم یہ کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ پچھلا بجٹ گرین اور یرقان زدہ تھا اور یہ اس کا صرف اور صرف پائی چاٹ ہے اور پائی چاٹ کا شاید منسٹر صاحب کو نہ پتا ہو میں انہیں بتا دیتا ہوں کہ جو گول ہوتا ہے اس کو پائی چاٹ بولتے ہیں۔ وہ صرف کاپی پیسٹ کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر!اب میں امن وامان کے بجٹ کے حوالے سے بات کروں گا کہ حکومت نے بڑا شور ڈالا،ابھی پیپر کے اندر اس پائی چاٹ کو ظاہر کیا گیا ہے کہ ہم نے 16.66 فیصد بجٹ بڑھایا ہے۔ میرے علاقے میں ولی شاہ بھٹہ خوری کا معاملہ ہوا اور گنگا رام ہسپتال میں بچی کے ساتھ زیادتی کا معاملہ ہوا جو مرضی ہو جائے اس حکومت کو سوائے پل بنانے کے اور کوئی کام نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کو چاہئے کہ بجٹ کے اندر رکھ دیں کہ جہاں پر پل بنے گا وہاں پر اس کے اوپر چھوٹا سا سکول بھی بنا دیں گے اور چھوٹی سی کوئی ڈسپنسری بھی بنا دیں گے کیونکہ ہسپتالوں کی جو حالت زار ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ لاہور کے اندر پنجاب کارڈیالوجی ہسپتال میں چلے جائیں تو آپ کو نظر آئے گا کہ ایک بیڈ پر تین تین مریض لٹائے ہوئے ہیں اور انہیں پل بنانے کی پڑی ہوئی ہے۔پورے شہر کے اندر ایک برن سنٹر نہیں ہے اور انہیں پل بنانے کی پڑی ہے۔امیر لوگوں کے حلقوں کے اندر 72 کروڑ سے 72 دن کے اندر یہ پل بناتے ہیں۔انہیں اس چیز کا خیال نہیں ہے کہ اگر شہر میں ہماری بچیاں یا ہمارے بھائی خدانخواستہ کوئی جھلس جاتا ہے تو ہسپتال میں اس کے لئے کوئی برن سنٹر نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب سے بڑی نااہلی ہے اور یہ نااہلیت پر مبنی بجٹ ہے۔ جناح ہسپتال کے اندر برن سنٹر بنا ہوا ہے صرف وہاں پر پھٹی کسی اور کی لگی ہوئی ہے اس وجہ سے ان کی ہمت نہیں ہے،ان میں اخلاقی جرأت نہیں کہ اس ہسپتال میں یہ سٹاف اور وہاں پر پورا سامان دے دیں۔ڈیڑھ کروڑ کی آبادی والا پورا شہر اور دس کروڑ کی آبادی والا صوبہ جس کے اندر ایک برن سنٹر نہیں ہے۔یہ اس حکومت کو سوچنا چاہئے اگر ان کے ساتھ کوئی واقعہ ہو جائے تو یہ ائر ایمبولینس لے کر دبئی، کینیڈا یا دوسرے ممالک میں چلے جائیں گے۔اس غریب کا کیا بنے گا جو تین بچیاں میرے حلقے کے اندر جھلس کر مر گئی ہیں اور ہسپتال کے اندر ان کو انصاف نہیں ملا۔ کیا ہم بچیوں والے نہیں ہیں؟ایک ہسپتال میں وہ بچی گئی،دوسرے ہسپتال والوں نے کہا کہ واپس جاؤ اور وہ واپس آئی لیکن وہاں پر سہولت نہ ہونے کی وجہ سے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!مہربانی کر کے جلدی wind up کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!میری عرض سنیں۔ میں بالکل wind up کر رہا ہوں۔اگر ایک پل نہ بنائیں تو برن سنٹر اس لاہور میں بن سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ پلوں والی حکومت مشہور ہو گئی ہے۔ انہیں کسی کے روزگار سے کوئی تعلق نہیں ہے،انہیں کسی کی بیماری سے کوئی تعلق نہیں ہے، شہر میں پانی نہیں ہے ان کا اس سے کوئی تعلق نہیں، غربت عروج پر ہے ان کا اس سے کوئی تعلق نہیں، شہر کے اندر خودکشیاں ہو رہی ہیں ان کا اس سے کوئی تعلق نہیں اگر ان کا کوئی تعلق ہے تو صرف کرپشن کے ان

منصوبوں سے ہے جن سے ان کی جیب بھرتی ہے۔ یہ شوگر مافیا، سریا مافیا اس حکومت کو اقتدار میں لے کر آیا ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پی ٹی آئی نے جنوبی پنجاب کے اندر جلسے کرنے شروع کئے تو انہیں جنوبی پنجاب یاد آ گیا ہے، لاہور میں پی ٹی آئی کی ریلیاں شروع ہوئیں تو انہیں لاہور میں میٹرو بس یاد آ گئی۔

جناب سپیکر: مائی ڈیئر، بڑی مہربانی۔ شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ صرف اور صرف دکھاوے کی بات کر رہے ہیں۔ آج آپ نے امن وامان کے نام پر پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کے گھر سے barrier اٹھائے ہیں، اگر ایسی بات ہے تو پھر 186 ایچ کے بھی اٹھائیں، 96۔ ایچ کے بھی اٹھائیں، جاتی امرا سے بھی ختم کریں، 90 شاہراہ قائداعظم کے بھی اٹھائیں، ڈیفنس کے بھی اٹھائیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ اپنے گھر کی حفاظت کے لئے تو فوج سے مدد مانگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی، بہت شکریہ۔ میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس سے زیادہ نااہلیت والا بجٹ اور کیا ہوگا، اس یرقان زدہ بجٹ کو میں مسترد کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اپنے جذبات کو کنٹرول کریں۔ رانا محمد ارشد!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ جناب سپیکر! الحمد للہ، اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کا شکر ہے کہ قائد پاکستان، وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے عوام سے جو وعدہ کیا تھا، ان کے vision کے مطابق خادم اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے ایک مثالی بجٹ پیش کرکے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہم جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ اب ان کے پیٹ میں درد کیوں ہو رہا ہے، اب ان کے پیٹ میں مروڑ کیوں اٹھ رہے ہیں؟ ہمارا پچھلا بجٹ 897۔ ارب روپے کا تھا اب ہم نے ایک ہزار 44۔ ارب روپے کا مثالی بجٹ پیش کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ عوام کا دکھ درد ہمارے دل میں ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جھوٹے، جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: ان کی بات سنیں. No cross talk.

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم مسلمان ہیں سردار دو جہان حضرت محمد ﷺ کے گنبد خضریٰ کا رنگ بھی سبز ہے اور پاکستان کے جھنڈے کا رنگ بھی سبز اور سفید ہے لیکن آج کیوں پاکستان سے نفرت سامنے آ رہی ہے؟ ہم نے جو وعدہ کیا تھا اس کے مطابق 207-ارب روپے ایجوکیشن کی مد میں رکھے ہیں، غریب کا بچہ مارے مارے پھرتا تھا ہم نے گورنمنٹ سکولوں میں 85ہزار ایجوکیٹر پچھلے دو سالوں میں بھرتی کئے ہیں، 30ہزار ایجوکیٹر ہم نے اس مہینے میں بھرتی کئے ہیں اور میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کئے ہیں تاکہ ایک غریب کا بچہ بھی اعلیٰ تعلیم سے مستفید ہو سکے۔ ہم نے دانش سکول کیوں بنائے؟ اس لئے کہ غریب کا درد ہمارے دل میں ہے ایک ریڑھی چلانے والے کا بچہ، ایک مزدور کے بچے کو اگر ایچی سن کالج کے برابر ایجوکیشن مل رہی ہے تو یہ ہیلی کاپٹر اور جہاز مافیا کے پیٹ میں درد کیوں اٹھ رہے ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ہم نے غریب کے بچے کو دانش سکول دے دیا ہے تو اب ان کو صبر کرنا چاہئے، آج پہلی جماعت سے لے کر میٹرک تک مفت تعلیم دی جا رہی ہے، مفت کتابیں دی جا رہی ہیں۔ ہم نے 2008 سے Education Endowment Fund قائم کیا تاکہ غریب آدمی اپنی تعلیم جاری رکھ سکے، غریب آدمی کا کیا جرم ہے اگر وہ ذہین ہے intelligent ہے اور وہ اعلیٰ تعلیم سے مستفید ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے بیرونِ ملک کی یونیورسٹیوں کے دروازے کیوں بند ہوں، ہم نے Education Endowment Fund کے نام سے ان طلباء کو سکالرشپ دیا اور آج الحمد للہ ہم نے 11-ارب روپے کی بجائے اس کو 13-ارب روپے کر دیا ہے، جس کی وجہ سے 70ہزار طلباء اعلیٰ تعلیم سے مستفید ہو کر پاکستان کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، آج غریب کا بچہ Education Endowment Fund کے ساتھ ساتھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے بھی فائدہ حاصل کر رہا ہے۔ 15لاکھ غریب طلباء جو پرائیویٹ سکولوں میں پڑھ رہے ہیں ان کی فیسوں کے لئے 8-ارب روپے مزید رکھ دیئے ہیں تاکہ غریب کے بچے کی تعلیم جاری وساری رہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب جو صوبہ پنجاب کا دل ہے ہم ان سے جو کہتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں۔ جب سے پاکستان بنا ہے جنوبی پنجاب کے لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوتی رہی ہے ان کو وہ ترقی نہیں ملی جس کے وہ حق دار تھے۔ ہم نے اب الحمد للہ on record thirty one percent آبادی ہونے

کے باوجود بجٹ کا 36 فیصد دیا ہے اور اس سال کے بجٹ میں ان کو 119۔ارب روپے دینے کا مثالی فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا Chartered ہو گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا رحیم یار خان کے بچوں کا پنجاب پر حق نہیں ہے؟ اب وہاں کے بچے رحیم یار خان میں انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ اسی طرح ملتان میں بھی نواز شریف انجینئرنگ یونیورسٹی کا چارٹرڈ دے دیا گیا ہے، اس کے علاوہ بہاولنگر میں بھی ہم نے ایک میڈیکل کالج بنایا ہے اور ڈیرہ غازی خان میں میڈیکل کالج بنایا ہے، جہاں پر طلباء اب سیکنڈ ائیر میں پڑھ رہے ہیں۔ اگر ہم نے بہاولپور میں ایگریکلچر یونیورسٹی کا کیمپس بنا دیا ہے، ہم نے مظفر گڑھ میں اعلیٰ قسم کا ہاسٹل بنا دیا ہے اس قسم کا ہاسٹل لاہور میں بھی نہیں ہے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ ہم تو جنوبی پنجاب کو اپنے دل کی دھڑکن سمجھتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب ان کو کیا پریشانی ہے، اب ان کا غیر ملکی ایجنڈا یہاں پر کامیاب نہیں ہوگا۔ 28۔ مئی 1998 کو پاکستان ایک ایٹمی طاقت بنا تھا جو کہ میاں محمد نواز شریف نے بنایا تھا، اس کے علاوہ میاں محمد نواز شریف نے عوام کو موٹر وے بھی دی اور آج الحمد للہ لاہور میں میٹرو ٹرین چل رہی ہے، یہاں پر راولپنڈی کے دوست بھی بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی ہمارے دلوں کی دھڑکن ہیں، راولپنڈی میں اگر میٹرو بس شروع کی جا رہی ہے۔[******]

جناب سپیکر: ایسے الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے، ان نازیبا الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اللہ کے حکم سے پنجاب ترقی کر رہا ہے، پاکستان ترقی کی جانب جا رہا ہے اور یہ بیرونی investors کو بھگانے والا غیر ملکی ایجنڈا کامیاب نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ time short ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ علامہ اقبالؒ کا پاکستان ہے، قائداعظم محمد علی جناحؒ کا پاکستان ہے، مادر ملت کا پاکستان ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تقریر wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم اس کو اسلامی فلاحی مملکت بنا رہے ہیں اور انشاء اللہ یہ فلاحی مملکت بن رہا ہے، پاکستان ترقی کر رہا ہے۔ البتہ وہ مفاد پرست ٹولہ جو ہمیشہ پارٹیاں بدلتا ہے اور ان کا جینا مرنا حکومت ہوتا ہے۔ پاکستان کے اندر energy crisis ہے لیکن الحمد للہ چائنا 35۔ارب ڈالر کی investment کر رہا ہے۔ آج نندی پور پاور پراجیکٹ سے بجلی بن رہی ہے اور آج پاکستان کی بہادر افواج پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کر رہی ہے، پاکستان کی عوام اپنی بہادر افواج کے ساتھ مل کر دہشت گردوں سے نجات دلانا چاہتی ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ آپ کو سارے salient feature بتا رہے ہیں مہربانی کریں اور wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آج پاکستان کی بہادر افواج، پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کر رہی ہے، عوام اپنی بہادر افواج کے ساتھ مل کر اپنے پاکستان کو دہشت گردوں سے نجات دلانا چاہتی ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں اب wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہ کون سے ہاتھ ہیں، وہ کون سا غیر ملکی ایجنڈا ہے جو پاکستانی عوام کے مسائل حل ہوتے ہوئے برداشت نہیں کر رہا۔ میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن کو عوام مسترد کر چکی ہے وہ غیر ملکی ایجنڈا کب سے لے کر آئے ہیں؟

جناب سپیکر: مہربانی

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آج زمیندار کے لئے سبسڈی شہباز شریف دے رہے ہیں، آج محکمہ پولیس کو بہتر کرنے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی۔ آپ کا بہت شکریہ۔ آپ کا ٹائم ختم ہوا۔ حضرت! ٹائم ختم ہوا مہربانی کریں۔Thank you very much اگلے مقرر چودھری سرفراز افضل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (چودھری سرفراز افضل): اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آج میں سب سے پہلے پنجاب کی تاریخ کے سب سے بڑے ترقیاتی بجٹ۔۔۔(شور وغل)

میں بات کرلوں یا پھر آپ بات کرلیں۔۔۔

MR SPEAKER: Please no cross talk, no cross talk.

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): میں صوبے کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ پیش کرنے پر میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ اور ان کی پوری ٹیم کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میں اپنی بات آگے بڑھانے سے پہلے صرف ایک بات کا جواب دے دوں کہ یہاں پر جو سبز او رپیلے کی بات کی گئی، یہاں بیٹھے ہوئے میرے ذہن میں پنجابی کا ایک شعر آیا ہے کہ:

شیشے اُتے دھوڑاں پیئاں کندھاں جھاڑی جاندے نیں
ورقے پھاڑی جاندے نیں تے جلداں سانبھی جاندے نیں

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اپوزیشن نے تو یہاں پر بجٹ تقریر کے دوران انتہا کر دی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے مقدس نام کی بھی پاسداری نہ کی اور اس طریقے سے، اس دھڑلے سے بجٹ کی کتابیں پھاڑیں۔۔۔

جناب سپیکر: بجٹ پر بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں میں اپنے ٹائم کے اندر بات کروں گا۔ جس بجٹ کا پی کو یرقان زدہ کہا جا رہا ہے اس پر go go کے نعرے لکھ دیئے اور آج انہی کاپیوں کو اٹھا کر یہاں پر صرف point scoring کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: بجٹ پر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! یہ ایک عوام دوست بجٹ ہے جس میں سنٹرل پنجاب کے ساتھ ساتھ جنوبی پنجاب کی ترقی کو بھی پورا حصہ دیا گیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہ صرف پورا حصہ دیا گیا بلکہ ان کے حصے سے بڑھ کر ان کا حق رکھا گیا۔ اس سے پہلے کہ میں آگے بڑھوں، میں اس بجٹ کو عوام دوست ہونے کے ساتھ ساتھ پنجاب کی یوتھ اور نوجوان دوست بجٹ ہونے کا خطاب بھی دینا چاہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب کا وہ نوجوان جو در بدر ہوا ہوا تھا جسے اپنی زندگی کے لئے کوئی راستہ نظر نہیں آتا تھا، وہ نوجوان جو نشے کی لعنت میں پڑ گیا تھا، وہ نوجوان جو غلط کاریوں میں پڑ گیا تھا اس بجٹ میں

اس نوجوان کو غلط کاریوں سے نکال کر نشے کی عادت سے چھڑا کر اسے ایک دفعہ پھر کھیل کے میدان کا راستہ دکھایا گیا اور اس مقصد کے لئے پنجاب کے اندر نئے سٹیڈیم، نئے جمنیزیم بنانے اور کھیل کے میدانوں کو upgrade کرنے کے لئے اس بجٹ میں ایک ارب 96 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام دوست، یوتھ دوست اور کھیلوں کو فروغ دینے کے لئے ایک اہم اور مثالی قدم ہے۔ کہتے ہیں کہ جب تک بنیاد سیدھی نہ ہو تو عمارت کبھی اچھی تعمیر نہیں ہو سکتی، آپ اپنی یوتھ کی بنیاد، اپنے نوجوان کی بنیاد کہاں سے ڈالتے ہیں؟ آپ سکول ایجوکیشن سے اس کی اچھی بنیاد رکھتے ہیں اور اسی مقصد کے لئے اس بجٹ میں سکول ایجوکیشن کے لئے 48۔ارب 31 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ حکومت پنجاب صرف پڑھے لکھے پنجاب کا خواب نہیں دیکھتی بلکہ وہ عملی طور پر پڑھا لکھا پنجاب ثابت کرنا جانتی ہے اسی لئے 48۔ارب روپے سے زائد کی رقم سکول ایجوکیشن کی missing facilities کے لئے، سکولوں کو upgrade کرنے اور آئی ٹی لیبز کے قیام کے لئے مختص کی گئی۔ اس کے بعد جب آپ ہائر ایجوکیشن کی بات کرتے ہیں کہ جب آپ کا نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کے پاس اتنے بڑے بڑے سرمائے نہیں ہوتے کہ وہ جا کر مہنگی Pioneers Universities میں داخلہ لے کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرے۔ اس کے لئے 14۔ارب روپے سے زائد کی رقم مختص کی گئی ہے جس سے میرے پیارے پاکستان کے معمار، میرے پاکستان کا مستقبل اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے۔ وہ نوجوان بچیاں بچے جن کے کالجز میں missing facilities ہیں ان missing facilities کو پورا کرنے کے لئے اور پھر میں جس منصوبہ کو state of the Art منصوبہ قرار دوں گا، walled city جیسے منصوبے پھر رحیم یار خان، اوکاڑہ اور ساہیوال کے پسماندہ علاقوں کی بچیوں اور بچوں کے لئے یونیورسٹیاں قائم کی جا رہی ہیں میں اسے یوتھ دوست اور تعلیم دوست نہ کہوں تو پھر میں اسے کس چیز کا نام دوں؟

جناب سپیکر! جب میرے نوجوانوں کی تعلیم کی بات ہوتی ہے اور جب ہمارا بچہ سکول یا کالج میں اچھے نمبر لے کر آتا ہے تو کیا ہم اسے انعام نہیں دیتے اور کیا ہم اسے نہیں کہتے کہ اگر تم نے سکول یا کالج میں top کیا تو ہم تمہیں یہ انعام دیں گے؟ میں سمجھتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم نے پنجاب کی عوام کے ساتھ ایک شفیق باپ ہونے کا حق ادا کیا ہے اور ایک لاکھ لیپ ٹاپ ان نوجوان بچیوں اور بچوں کے لئے رکھے گئے ہیں جو یونیورسٹیز اور کالجز میں top کرتے ہیں۔ ان کے لئے 3.5۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے تاکہ اس سے ایک لاکھ نوجوانوں کو لیپ ٹاپ دیئے جا

سکیں اور ان کو غیر ملکی مطالعاتی دوروں پر بھیجا جا سکے۔ پنجاب کے عوام کا ایک بڑا حصہ یوتھ پر منحصر ہے، یہاں پر یوتھ کا تعلیم کے ساتھ ساتھ روزگار کا بھی مسئلہ ہے، اگر ہم اس پر بات نہ کریں، اگر ہم اسے یہاں پر نہ چھیڑیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم جو اس ایوان میں بیٹھے ہیں یہ ہماری اپنی نوجوان نسل کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہماری عوام دوست حکومت نے اس بجٹ میں skill development programmers اور TEVTA کے تحت 3۔ارب روپے کی ایک خطیر رقم مختص کی ہے تاکہ پنجاب کے نوجوان لڑکیاں، لڑکے اور خواتین و مرد صنعتی شعبے میں مہارت حاصل کر سکیں۔ اگر ان کے پاس اعلیٰ تعلیم نہیں ہے یا ان کے پاس اعلیٰ روزگار نہیں ہے یا ان کے پاس نوکریاں نہیں ہیں تو وہ جا کر مختلف شعبہ ہائے زندگی میں پاکستان کے اندر اور بین الاقوامی مارکیٹ میں عزت سے حلال روزگار حاصل کر سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہاں پر اس انقلابی اقدام کا ذکر ضرور کرنا چاہوں گا کہ جس میں ہمارے نوجوانوں کو بلا سود قرضے دیئے جا رہے ہیں تاکہ وہ حلال طریقے سے اپنا روزگار کما سکیں۔ سود جسے اللہ کے ساتھ جنگ قرار دیا گیا ہے اس لعنت سے اپنے معاشرے کو پاک کیا جا سکے اور نوجوانوں کے لئے بلا سود 2۔ارب روپے کے قرضے مختص کئے گئے ہیں تاکہ وہ اپنا روزگار حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اس انقلابی اقدام کی بات کیوں نہ کروں کہ جس کی داغ بیل اور بنیاد آج سے کم و بیش سترہ سال پہلے میرے قائد، قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف اس وقت کے وزیر اعظم نے رکھی۔ اس پراجیکٹ سے آج کئی بیوہ عورتیں اپنے یتیم بچوں کا پیٹ پال رہی ہیں۔ اس انقلابی سکیم سے پہلے ہماری وہ بہنیں اور بیٹیاں جن کے ہاتھوں پر اپنے والدین کی خالی جیبوں کی وجہ سے مہندی کا رنگ نہ سج سکا اور وہ نوجوان جو بے روزگار در بدر پھرتا تھا۔ اس کو روزگار مہیا کیا جائے گا۔ میرا اشارہ اس انقلابی ییلو کیب سکیم کی طرف ہے۔ اس سکیم کے تحت 25۔ارب روپے کی ایک خطیر رقم پچاس ہزار ییلو کیب سکیم کے لئے مختص کی گئی ہے تاکہ ہمارے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کئے جا سکیں۔

جناب سپیکر: چودھری سرفراز صاحب! بڑی مہربانی، تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جی، بہتر ہے میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ بات کریں گی۔ آپ تمام حضرات مہربانی کر کے وقت کا خصوصی خیال رکھیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! حکومت پنجاب کی طرف سے مالی سال 15-2014 کے لئے 10 کھرب 44۔ارب روپے کا متوازن، ترقیاتی، عوام دوست اور حقائق پر مبنی بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ان لوگوں کی دن رات کی محنت سے آج ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ پنجاب کے لوگوں کو ایک اچھا بجٹ دے سکیں۔ اس بجٹ میں عوام کے اجتماعی مفادات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے معاشرے کے تمام طبقات مستفید ہوں گے اور اس کے ثمرات ہمیں جلد ہی دکھائی دینے لگیں گے۔ ثمرات کے حوالے سے کسی شاعر نے کہا ہے کہ:

عمل میں اگر خلوص وفا بھی شامل ہو
تو چراغ بُجھ نہیں سکتے جلائے ہوئے

جناب سپیکر! موجودہ بجٹ کی خصوصیات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ نہ صرف energy crisis کے خاتمے کے لئے projects شروع کئے جا رہے ہیں بلکہ تعلیم اور صحت کے شعبہ جات کو ترقی دینے اور صاف پانی کی فراہمی کے لئے حکومت بہت سے اقدامات اُٹھا رہی ہے۔ سرکاری ملازموں کی تنخواہوں اور پنشن میں دس فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ مزدور کی ماہانہ اُجرت 10 ہزار سے بڑھا کر 12 ہزار روپے کر دی گئی ہے۔ اقلیتی برادری کے بچوں کے لئے 50 کروڑ روپے کے خصوصی وظائف مختص کئے گئے ہیں۔ اسی طرح skill development کے تحت پنجاب کی آٹھ لاکھ خواتین کو ہنر مند بنایا گیا ہے تاکہ وہ ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ ایسی خواتین جو کہ گھروں سے دور ملازمت اختیار کئے ہوئے ہیں انہیں رہائش کی سہولت مہیا کرنے کے لئے ہاسٹل بنائے جائیں گے۔ پچاس ہزار مزید ییلو کیب کے ذریعے روزگار کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے علاقوں کی پسماندگی دُور کرنے کے لئے موجودہ حکومت نے اس بجٹ میں کل ترقیاتی بجٹ کا تقریباً 36 فیصد حصہ مختص کیا ہے جو کہ 263۔ارب روپے بنتے ہیں۔ میں خاص طور پر ذکر کروں گی کہ 30۔ارب روپے کی لاگت سے ملتان میں میٹرو بس کا منصوبہ شروع کیا جائے گا۔ فورٹ منرو میں چیئر لفٹ اور واٹر سپلائی کا منصوبہ شروع کیا جائے گا۔ مظفر گڑھ میں ترک حکومت کے تعاون سے دانش سکول اور ہسپتال بنایا جا رہا ہے۔ رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی کا سب کیمپس قائم کیا گیا ہے۔ ملتان میں چلڈرن ہسپتال بنایا جا رہا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ وہ منصوبہ جات ہیں کہ جن کے مکمل ہونے سے وہاں کے لوگوں کی زندگی کا معیار نہ صرف بلند

ہو گا بلکہ ترقی کے مزید راستے کھُلیں گے۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جو لوگ جنوبی پنجاب کو ایک سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں ان کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ ہماری حکومت نے جنوبی پنجاب کی عوام کے لئے آبادی کی نسبت کہیں زیادہ funds مختص کئے ہیں۔ ہمیشہ یہی کہا جاتا ہے کہ جنوبی پنجاب کو محروم رکھا گیا ہے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ جنوبی پنجاب اُس وقت محروم تھا جب وہاں سے تین سپیکر قومی اسمبلی منتخب ہوئے، جب وہاں سے ایک صدر پاکستان، گورنر، وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم منتخب ہوئے تھے۔ ان میں سے کسی نے بھی جنوبی پنجاب کی ترقی کے لئے نہیں سوچا۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو اس کا credit دوں گی اور خراج تحسین پیش کروں گی کہ جنہوں نے نہ صرف جنوبی پنجاب کی محرومیوں کے بارے میں سوچا بلکہ بہت سے عملی اقدامات بھی کئے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت نے شعبہ صحت کے لئے صوبائی اور ضلعی سطح پر 121-ارب 80 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ اس وقت حکومت ایک کروڑ 53 لاکھ اور 90 ہزار روپے کی لاگت سے male and female internees کے لئے چلڈرن ہسپتال لاہور میں ہاسٹل تعمیر کر رہی ہے جو کہ بہت اچھی بات ہے۔ میں یہاں پر ایک بات کا اضافہ کروں گی کہ چلڈرن ہسپتال میں The School of Allied Health Sciences بھی قائم ہے جس میں ڈگری پروگرام شروع کئے گئے ہیں اور تقریباً ساڑھے پانچ سو بچے زیر تعلیم ہیں مگر انہیں ہاسٹل کی سہولت میسر نہیں ہے۔ میری تجویز ہے کہ internees کے لئے جو ہاسٹل بنایا جا رہا ہے اس کا ایک حصہ ان بچوں کے لئے بھی مختص کیا جائے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہے کہ تعلیمی اداروں میں طلباء و طالبات کو میڈیکل کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر سکول میں ایک ڈسپنسری قائم کی جائے اور سال میں دو دفعہ بچوں کا ہر قسم کا طبی معائنہ ہو تاکہ بچوں کو ہم بہت سی بیماریوں سے بچا سکیں۔

جناب سپیکر! منشیات کی لعنت، وباء اور اس کے بڑھتے ہوئے رجحان پر قابو پانے کے لئے ضروری ہے کہ تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں منشیات سے بچاؤ کے لئے بحالی سنٹر قائم کئے جائیں اور خصوصاً جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال upgrade کئے جا رہے ہیں ان میں یہ شعبہ قائم کیا جانا بہت ضروری ہے۔ اسی طرح ہسپتالوں میں ادویات اور سٹاف کی فراہمی کو بھی یقینی بنایا جائے۔ ڈرگ ٹیسٹ کے لئے testing لیبارٹریاں قائم کی جائیں۔ راولپنڈی، ملتان اور بہاولپور کی طرح تمام اضلاع میں drug testing لیبارٹریاں قائم کی جائیں۔

جناب سپیکر! شعبہ تعلیم کی بہتری کے لئے حکومت پنجاب بہت سے اقدامات کر رہی ہے جن کو بیان کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ بہت سے معزز ممبران نے اس کا ذکر کیا ہے اور یقیناً یہ اقدامات قابل ستائش ہیں۔ میں یہاں یہ کہنا چاہوں گی کہ طلباء و طالبات کے تمام کالجوں میں بسوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ طالب علموں کی آمد و رفت آسانی سے ہو سکے اور وہ اپنی پوری توجہ پڑھائی کی طرف مبذول کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں خراج تحسین پیش کروں گی کہ اس بجٹ میں غریب عوام پر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا لیکن ایک شکایت آ رہی ہے کہ Multi National اور لوکل کمپنیوں نے قیمتوں میں تو اضافہ نہیں کیا مگر اشیاء کی مقدار میں کمی کر دی ہے۔ ایسی کمپنیوں کو black list کیا جائے اور ان کا محاسبہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ آخر میں صرف اتنا کہوں گی کہ معاشرے میں تبدیلی اس وقت آتی ہے جب ہم مثبت انداز میں سوچتے ہیں اور مثبت انداز سے اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ اس حوالے سے میں ایک شعر کہنا چاہوں گی:

خواہش سے نہیں گرتے پھل جھولی میں
وقت کی شاخ کو میرے دوست ہلانا ہوگا
کچھ نہیں ہوگا اندھیروں کو بُرا کہنے سے
اپنے حصّے کا دِیا خود ہی جلانا ہوگا

جناب سپیکر: آپ کا بہت شکریہ۔ میں امجد علی جاوید صاحب سے کہوں گا کہ ہمارے سینئر معزز ممبر میاں محمد رفیق صاحب لابی میں تشریف رکھتے ہیں۔ شاید انہوں نے کل واک آؤٹ کرتے ہوئے بائیکاٹ کی بات کی ہے تو آپ جا کر انہیں ایوان کے اندر لے آئیں۔ وہ ہمارے بزرگ اور سینئر بھی ہیں۔ انہیں میری طرف سے درخواست کریں کہ وہ ایوان کے اندر تشریف لے آئیں۔ اب میں ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں محکمہ صحت پر focus کروں گی۔ اس دفعہ گو کہ محکمہ صحت کے بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے مگر ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس کے ثمرات عام عوام تک پہنچتے ہیں یا نہیں اور کیا اس میں وہ ترجیحات شامل ہیں کہ جن کی عوام کو ضرورت ہے؟ اس بجٹ میں purchase of free medicines کے لئے 8۔ارب اور 75 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں مگر صورتحال یہ ہے کہ جو ادویات ہسپتالوں کے لئے خریدی جاتی ہیں وہ اتنی ineffective ہیں کہ ان

کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔اس کی ایک چھوٹی سی مثال میں یہ دوں گی کہ پندرہ ملی گرام Diazepam کا انجکشن ایک مریض کو بے ہوش کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے جبکہ ہمارے ہسپتالوں میں چالیس ملی گرام تک کا انجکشن لگا دیا جاتا ہے تب بھی مریض کے ہاتھ پاؤں ہلتے رہتے ہیں تو اس طرح کی ineffective medicines کے لئے اگر اتنا بڑا بجٹ رکھا گیا ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ surety بھی کر لی جائے کہ اُن دوائیوں کی خرید کا طریقہ جو کہ PPRA کے through ہوتا ہے اُس کو change کیا جائے کیونکہ اُس میں medicines کی lowest bid کا ٹینڈر accept ہوتا ہے جس کی وجہ سے غیر معیاری ادویات کے اوپر یہ پیسا ضائع ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! 14-2013 کے بجٹ میں Child Health کے اوپر 2۔ارب 10 کروڑ روپیہ رکھا گیا تھا اور اس سال اس کو reduce کر کے ایک ارب 44 کروڑ روپیہ کر دیا گیا ہے۔یہ حکومت خواتین کے لئے packages دیتی ہے اور خواتین کے حقوق کی بات کرتی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ کیا حالات بہتر ہو گئے ہیں جو انہوں نے اس میں ایک ارب روپیہ کم کر دیا ہے بلکہ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ماؤں کی شرح اموات باقی دُنیا سے 90 فیصد زیادہ ہے۔500 بچے پیدائش کے فوری بعد فوت ہو جاتے ہیں تو ایسے میں Mother and Child Health کے بجٹ کو reduce کرنا میرے خیال میں بہت غلط قدم ہے۔Basic Health Facility تک امیر آدمی کی رسائی 24 فیصد اور غریب تر طبقہ کی رسائی 10 فیصد تک ہے تو ایسے میں ہمیں Basic Health Units کو strengthen کرنے کے لئے بجٹ کے اندر کوئی مثبت اقدامات کرنے چاہئیں تھے۔ ہمارے پاس Primary Health Care, Secondary Health Care and Tertiary Health Care کا دنیا کے خوبصورت ترین health models میں سے یہ model موجود ہے مگر اس model کو strengthen کرنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں کئے جا رہے اگر ان کو آپس میں integrate کر کے utilize کیا جائے کیونکہ ہمارے پنجاب میں اڑھائی ہزار BHUs موجود ہیں ان کو اگر proper طریقہ سے utilize کیا جائے تو میرے خیال میں appendixes اور ڈائریا کے مریض Tertiary Hospitals تک نہ پہنچیں اور وہاں پر burden reduce ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! ابھی یہاں پر Health Insurance Card کی بات کی گئی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ being a Pakistani یہی ہمارا Health Insurance Card ہے تو ہمیں کسی اور Health Insurance Card کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے کیونکہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے

اور یہ Constitution میں موجود ہے کہ حکومت ہر شہری کو مفت اور آسان علاج مہیا کرے۔ ہماری حکومت Health Insurance Card دے کر بیچ میں سے کچھ لوگوں کو چُن رہی ہیں اور باقی سب لوگوں کو disown کر رہی ہے تو میرے خیال میں health کے حوالہ سے حکومت کی پالیسی health for all کے اوپر focus ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس دفعہ Hepatitis کے بجٹ کو reduce کیا گیا ہے اور اس کو reduce بھی اس طریقہ سے کیا گیا ہے کہ پچھلے بجٹ میں Punjab Hepatitis Control Programme میں drugs and medicines کی خرید کے لئے 3 کروڑ 86 لاکھ روپیہ رکھا گیا تھا جبکہ اس دفعہ بجٹ میں صرف ایک لاکھ روپیہ drugs and medicines کی خرید کے لئے رکھا گیا ہے، کیا Hepatitis ختم ہو گیا ہے؟ آج پنجاب کا یہ حال ہے کہ ہر دسواں بندہ Hepatitis کا شکار ہے تو ایسے میں یہ بجٹ reduce کرنا میرے خیال میں بہت criminal ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے چونکہ Liver Transplant Centre کا اعلان کر دیا ہے تو وہ سوچتے ہوں گے کہ Hepatitis کے زیادہ سے زیادہ مریض ہوں تاکہ اُن کے liver خراب ہوں اور اُن کا Liver Transplant Centre چل پڑے۔ اسی طرح TB Control Programme کے اندر دوائیوں کی خرید کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا۔ ہمارے ملک میں اس وقت TB کافی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس دفعہ ملیریا کنٹرول کا بجٹ ختم کر دیا گیا ہے۔ Dialysis Unit کا بجٹ 30 کروڑ روپیہ سے بڑھا کر 60 کروڑ روپیہ کر دیا گیا ہے مگر وہاں پر qualified doctors موجود نہیں ہیں۔ Dialysis Machines کی proper operation کے لئے جب تک اُن کے اوپر کوئی qualified doctor نہیں بیٹھا ہو گا، وہ Dialysis Machines بالکل بے کار ہیں اور اس وقت Dialysis کی صورتحال یہ ہے کہ اس مرض کی وجہ سے شرح اموات میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ اُنہیں مشینوں کا صحیح استعمال نہیں آتا۔

جناب سپیکر! Young Doctors کا کوئی service structure نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ہسپتالوں میں medical doctors کا روّیہ مناسب نہیں ہے، جیسے ہی اُن کے پاس کوئی qualification آتی ہے وہ UAE, Ireland or England کی طرف چلے جاتے ہیں کیونکہ وہاں اُن کے لئے کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ہے تو اس معاملہ کو روکنے کے لئے بھی اس بجٹ میں ہمارے پاس کوئی ایسی پالیسی نہیں آئی۔ ڈاکٹرز ہمارے غریب مریضوں کے اوپر experiment کر کے جب کچھ

سیکھ لیتے ہیں تو پھر وہ باہر کی طرف چل پڑتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ان چیزوں کو تھوڑا سا نظر میں رکھ کر اگر بجٹ بنایا جاتا تو شاید ہم health کا بہتر بجٹ پیش کر پاتے۔۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، باؤ اختر علی صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، ہر دلعزیز وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور اُن کی ٹیم، جنہوں نے 2014-15 کا 1044 ارب روپیہ پر محیط تاریخی بجٹ اس معزز ایوان میں پیش کیا، میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ بجٹ غریب اور مڈل کلاس طبقہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس بجٹ میں کوئی بھی مکتبہ ہائے فکر یا کسی بھی شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی طبقہ محروم نہیں ہے۔ اس بجٹ میں سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس بجٹ میں ایک road map دیا گیا ہے، ایک ایسا دھارا دیا گیا ہے جس پر چل کر پاکستان اور بالخصوص پنجاب کے اندر جو مسائل ہیں اُن کا بخوبی تدارک کیا جا سکے گا۔ میں یہاں پر بات کروں گا کہ خادم اعلیٰ پنجاب نے اٹک سے لے کر رحیم یار خان تک ہر شعبہ میں ترقی کے کام کا بیڑا اُٹھا رکھا ہے۔ انہوں نے کل بجٹ کا 36 فیصد حصہ جنوبی پنجاب کو دے کر یہ باور کرایا ہے کہ پنجاب میں چاہے اٹک ہو، رحیم یار خان ہو، چاہے فیصل آباد ہو، چاہے قصور ہو، چاہے ساہیوال ہو، چاہے جھنگ ہو، خادم اعلیٰ پنجاب اور اُن کے اکابرین پورے پاکستان سے محبت کرتے ہیں اور بالخصوص پورے پنجاب سے محبت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں توانائی پر بات کروں گا تو اُس میں خادم اعلیٰ پنجاب نے چائنا حکومت کے ساتھ اپنی پچھلی حکومت کے دوران نندی پور پراجیکٹ کا معاہدہ کیا۔ نندی پور پراجیکٹ کی مشینری تین سال تک گوادر پورٹ پر پہنچ کر گلتی سڑتی رہی تو خادم اعلیٰ پنجاب نے اُس معاہدے کے تحت اس پراجیکٹ کو functional کیا اور اُس کے ساتھ ہی ایک سو میگاواٹ بجلی national system میں چلی گئی جبکہ سابقہ ادوار میں کسی حکمران نے ایک میگاواٹ بجلی بھی پیدا کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ ایسا پراجیکٹ لگایا جائے اور ایک میگاواٹ ہی نیشنل سسٹم میں چلا جائے۔ اس کے ساتھ ہی دسمبر میں مزید ساڑھے تین سو میگاواٹ نیشنل سسٹم میں چلا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اقتدار میاں محمد رفیق واک آؤٹ
ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: میاں صاحب! Welcome back بہت شکریہ۔ جی، باؤ اختر علی صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! 15-2014 کے بجٹ میں 31۔ارب روپے سے چار ہزار میگاواٹ کے پنجاب کے مختلف شہروں میں انرجی کے منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں اور آئندہ آنے والے چند سالوں میں انشاء اللہ یہ چار ہزار میگاواٹ بھی نیشنل سسٹم میں چلا جائے گا۔ یہ ثبوت ہے خادم اعلیٰ پنجاب کا اپنے صوبہ سے محبت کا جس کے داعی بین الاقوامی ممالک ہیں جو آج بھی ان کی اس بات پر تعریف کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں اپوزیشن تنقید کرتی ہے لیکن حقائق کو نہیں دیکھتی جبکہ حقائق یہ کہتے ہیں کہ کوئی میاں محمد شہباز شریف کا ثانی تو آئے، کوئی ہم دم تو آئے اور کوئی آئے تو سہی جسے پتا چلے کہ خادم اعلیٰ پنجاب صوبہ پنجاب کی کیا خدمت کر رہے ہیں؟ اس میں ملک پاکستان کی خدمت بھی شامل ہے جس کے معترف دنیا کے تمام ممالک ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات بھی کروں گا کہ صحت کے شعبہ میں 121۔ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے جو پچھلے بجٹ سے 37 فیصد زائد ہے۔ یہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ خدمت چاہے کسی بھی شعبہ میں ہو وہ خدمت کا symbol عوامی خدمت ہونا چاہئے۔ میں یہاں یہ بات ضرور کروں گا کہ اپوزیشن نے یہ کہا کہ بیوروکریٹس سے یہ بجٹ بنوایا گیا ہے۔ یہ on the record ہے کہ یہاں کئی دن pre-budget discussion ہوتی رہی اور اس بحث کے نتیجے میں اس بجٹ کو بنایا گیا اور اس میں تمام ایوان کے ممبران چاہے اپوزیشن کے تھے یا حکومتی بنچوں سے تھے انہوں نے حصہ لیا۔ آج میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ ایک فلاحی اور ترقی پسند بجٹ ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ بڑی مہربانی۔ جناب طارق مسیح گل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! شکریہ اس سے پیشتر کہ میں آج ایک عظیم اور خوبصورت بجٹ کی بات کروں میں سب سے پہلے آپ کا اور آپ سے بڑھ کر اپنے رب کا جس نے مجھے اس ایوان میں بھیجا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس نے کہا کہ دیکھ میں جلد آنے والا ہوں اور ہر ایک کے کام کے موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہے۔

جناب سپیکر! پاکستان کی 67 سالہ زندگی میں پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب کے عوام کی بہتری، خوشحالی اور ترقی کے لئے خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں ان کے سپہ سالار اور وفادار ساتھی وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے بجٹ پیش کیا۔ میاں محمد شہباز شریف کی صلاحیتوں اور پالیسیوں کو سامنے رکھتے ہوئے جس انداز سے پیارے بھائی میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے 13۔جون کو جو بجٹ اس ایوان میں پیش کیا اس بجٹ کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ عوام دوست بجٹ

نہیں، یہ عوام کے خلاف بجٹ ہے، یہ غریب سے متعلق پالیسیوں کے مطابق بجٹ نہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ اپنے اپنے ذہن کی بات ہے۔

جناب سپیکر! آج میں یہ بات ضرور کروں گا کہ قائد میاں محمد شہباز شریف نے جن باتوں کا ذکر اس کتابچے میں کر دیا ہے اور جس طرح سے اتنا بڑا بجٹ ہم سب کی بھلائی اور ترقی کے لئے نمایاں طور پر ہمیں دیا ہے اس کی مثال پوری پاکستان کی ہسٹری میں نہیں ملتی۔ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اپوزیشن کے لوگوں نے جب یہ بجٹ دیکھا اور اس بجٹ کو پڑھنے کے بعد جب یہ رات کو اپنے اپنے بستر پر سوئے تو جب ان کی آنکھیں آسمان کی طرف گئیں تو انہوں نے ستاروں کی بجائے میرے قائد میاں محمد شہباز شریف کی اس محبت کو دیکھا، ان کی آنکھ نے اس شیر ببر کی بات کو دیکھا، اس شیر ببر کی تصویر کو دیکھا تو ان کے پیٹ میں درد شروع ہو گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ اس شخص کو لے کر آئیں جس کے بال لمبے لمبے تھے۔ اس دن میں نے جب اسے دیکھا تو کہا کہ یہ [*****] ہے۔ وہ یہاں بار بار پانی پیتا تھا، بار بار نعرے لگاتا تھا، بار بار ہچکولیاں لیتا تھا، بار بار سانس لیتا، بار بار بات کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ جناب! یہ منسٹر صاحب نہیں یہ چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔ یہ چیف منسٹر عوام کی بھلائی کی بات کرتے ہیں ہم نے ان کی بات نہیں سننی، نہ سنو بھئی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: غیر شائستہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): انہوں نے کہا کہ میاں شہباز شریف کا بجٹ ہمیں پسند نہیں ہے۔ یہ عوام کا بجٹ ہے اور پبلک پاکستان مسلم لیگ (ن) کی بات کرے گی۔ پاکستان میں میاں محمد شہباز شریف کی بات کرے گی اور میاں محمد نواز شریف کی بات کرے گی۔ میں التماس کرتا ہوں کہ جس شخص نے پورا سال ایوان میں آکر آپ کی نمائندگی نہیں کی اس شخص کو آج بھی دیکھیں ایوان میں نہیں آیا۔ آپ دیکھ لیں کہ بڑے بڑے بالوں والا آدمی نہیں ہے آج وہ کہاں ہے؟ اس کو صرف بلایا گیا کہ آپ کو پانی پلائیں گے اور آپ پنجاب حکومت کے قائدین کے بارے میں صرف سوچیں۔ آپ اپنے اپنے حلقوں سے ووٹ لے کر آئے ہیں۔ آپ نے جن لوگوں سے ووٹ لئے ہیں ان کی بات تو کرو، ان کے حق کی بات تو کرو۔ (قطع کلامیاں)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! ان کے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔ اگر آپ کے پاس پیٹ درد کا انجکشن نہیں ہے تو میاں محمد شہباز شریف کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: گل صاحب! آپ کا ٹائم ختم ہوا۔ آپ تشریف رکھیں۔ ان کو بٹھائیں۔ جی، چودھری محمد اشرف صاحب!

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور جناب طارق مسیح گل کو معزز ممبر حزب اقتدار سید زعیم قادری نے ان کی نشست پر بٹھایا)

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

تحریک منہاج القرآن کے سیکرٹریٹ پر پولیس کا دھاوا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہاں اسمبلی کے floor پر بجٹ کے حوالے سے جو بھی باتیں کر رہے ہیں۔ اس وقت نہ صرف پنجاب بلکہ پورے ملک میں آگ بھڑک اٹھی ہے اور میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اب تک چھ افراد مارے جا چکے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے ظلم، ظلم کی آوازیں)

جناب سپیکر! آج صبح تحریک منہاج القرآن کے سیکرٹریٹ کو پولیس نے گھیرے میں لیا وہاں سے زبردستی بیریئر اٹھا کر سیکرٹریٹ میں گھسنے کی کوشش کی گئی جس کے جواب میں ہنگامے پھوٹے۔ اس وقت چھ افراد لاہور میں جاں بحق ہو چکے ہیں اور ساٹھ سے زیادہ شدید زخمی ہیں جو جناح ہسپتال اور جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت جو میڈیا دکھا رہا ہے، پورے پنجاب میں بیسیوں شہروں کے اندر آگ لگی ہوئی ہے، دست بدست لڑائی ہو رہی ہے اور فائرنگ ہو رہی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا انتہائی قابل افسوس روّیہ ہے اس موقع پر جبکہ ایک طرف فوج نے آپریشن شروع کیا ہوا ہے اور پوری قوم چاہتی تھی کہ ہم یکسو ہوں، اس آپریشن کی backing ہو اور امن کی بحالی کے لئے ہمیں وہاں پر

کامیابی حاصل ہو لیکن ایک انتہائی بھونڈے انداز سے غلط وقت پر اس طرح کی آگ یہاں پر لگائی جا رہی ہے جس سے یہ پورا ملک جل کر خدانخواستہ بھسم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس انداز سے آج پورے پنجاب میں فائرنگ ہو رہی ہے، شیلنگ ہو رہی ہے اور لوگ مارے جا رہے ہیں لہذا یہ ایوان اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وزیر قانون یہاں پر آئیں اور آکر بتائیں کہ اصل حالات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! لاء منسٹر صاحب سے پوچھتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس موقع پر یہ جو ہلاکتیں ہو رہی ہیں اور پولیس جس طرح وحشیانہ انداز سے پورے پنجاب میں شیلنگ کر رہی ہے، لوگوں پر براہ راست گولیاں چلا رہی ہے، ہم اس پر احتجاج کریں گے، ہم اس ظلم اور زیادتی کی بالکل اجازت نہیں دیں گے اور ہم سب لوگ اٹھ کر اس پر احتجاج کریں گے۔ یہ کسی لحاظ سے بھی درست نہیں ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی conspiracy ہے جو کہ جمہوری نظام کے خلاف ایک سازش ہے اور جس طریقے سے آپ نے کارکنوں کو پکڑنا اور مارنا شروع کیا ہے اس سے پورے صوبے کا نہیں بلکہ پورے ملک کا نظام تہہ و بالا ہو جائے گا۔ وزیر قانون یہاں ایوان میں تشریف لائیں اور justify کریں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وزیر قانون سے پتا کرتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"پولیس گردی بند کرو" کی نعرے بازی)

اگر وزیر قانون سن رہے ہیں تو وہ تشریف لے آئیں۔ جی، چوہدری محمد اشرف صاحب! آپ سب تشریف رکھیں رانا صاحب تشریف لاتے ہیں۔ میں نے آدمی کو بھیجا ہے اگر لاء منسٹر صاحب اسمبلی میں موجود ہوئے تو ابھی تھوڑی دیر میں آجائیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے" کی نعرے بازی)

جی بہت مہربانی۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ چوہدری صاحب کو تقریر کرنے دیں۔ جی، چوہدری صاحب!

چودھری محمد اشرف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! لاء منسٹر صاحب کو بلانے کے لئے گئے ہیں ان کے آنے تک آپ تشریف رکھیں وہ آتے ہیں پھر آپ بات کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"قاتل حکومت مردہ باد" کی نعرے بازی)

سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! جو بجٹ مورخہ 13۔جون کو وزیر خزانہ نے اس ایوان میں پیش کیا ہے وہ انتہائی اہم غریب پرور اور عوامی ہمدردانہ بجٹ ہے۔ میں یہاں یہ کہنا چاہوں گا کہ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور ان کے ساتھیوں نے جس ہمت حوصلے اور محنت سے یہ بجٹ پیش کیا ہے وہ ایک اچھی سوچ کا علمدار ہے۔ بجٹ میں اچھی سوچ کا ہونا ایک بہت اہم نکتہ ہوتا ہے، یہ اچھی سوچ ہی ہے جس کے ذریعے تعلیم کے شعبہ میں، ہیلتھ کے شعبہ میں اور خاص طور پر جنوبی پنجاب کو جس طرح اس بجٹ میں اہمیت دی گئی ہے اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ یہاں یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ اس بجٹ کو نہ صرف اس سال کے لئے بلکہ آئندہ چار سال کے لئے road map کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی نہیں چلے گی" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! اس بجٹ کو جس اچھی نیت سے پیش کیا گیا ہے انشاءاللہ اس پر عملدرآمد ہوگا اور صوبہ پنجاب کی قسمت بدل جائے گی۔ میں میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے نیک نیتی، ہمت، محنت اور کوشش سے یہ بجٹ پیش کیا ہے۔ میں یہاں یہ کہنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ بجٹ کوئی آسمانی صحیفہ نہیں ہوا کرتا یہ انسانوں کا بنایا ہوا بجٹ ہوتا ہے، بے شک اس میں کمی کوتاہی رہتی ہے لیکن حزب اختلاف کے معزز ممبران کو اچھی سوچ کے ساتھ اس میں اچھی تجاویز دینی چاہئیں نہ کہ اس طرح سے مخالفت کرنی چاہئے۔ میں قطعاً یہ بات کہنے سے گریزاں نہیں ہوں کہ پنجاب اسمبلی کا ایوان انشاءاللہ بڑے اچھے طریقے سے، بڑی محنت سے، بڑی کوشش سے کامیابی کی طرف ہمکنار ہے اور اچھے سے اچھے منصوبے پیش کر رہا ہے۔ صوبہ پنجاب انشاءاللہ آئندہ چار سال میں

اتنی ترقی کرے گا کہ اس کی مثال پچھلے دنوں میں نہیں مل سکتی اور ہر بہتری کی طرف بڑھے گا۔ میرے معزز حزب اختلاف کے ممبران کو اپنی اچھی تجاویز یہاں پیش کرنی چاہئیں نہ کہ اس طرح سے احتجاج کرنا چاہئے۔ میں یہ بات ایک دفعہ پھر کہوں گا کہ انشاء اللہ یہ صوبہ پنجاب آئندہ چار سالوں میں اتنی ترقی کرے گا کہ جس کی مثال پچھلے دنوں میں نہیں مل سکتی اور یہ صوبہ بہتری کی طرف بڑھے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی، نہیں چلے گی اور ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے" کی نعرے بازی)

حزب اختلاف کے میرے معزز ممبران کو اچھی طرح سے یہاں اپنی تجاویز پیش کرنی چاہئیں نہ کہ اس طرح احتجاج کرنا چاہئے۔ میں یہ بات ایک دفعہ پھر کروں گا کہ اس بجٹ میں تعلیم اور زراعت کے شعبہ کے لئے جس طرح فنڈز رکھے گئے ہیں اور subsidies جاری رکھی گئی ہیں یہ زرعی لحاظ سے بھی ایک اہم بجٹ ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! شعبہ صحت میں کافی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ جتنا بجٹ شعبہ صحت کے لئے رکھا گیا ہے اس کو کنٹرول کرنا بہت ضروری ہے تاکہ ہسپتالوں میں ادویات ٹھیک مل سکیں اور غریب لوگوں تک صحیح طریقے سے مل سکیں۔ اسی طرح شعبہ تعلیم میں بھی جتنا سرمایہ رکھا گیا ہے یا جتنے وسائل دیئے گئے ہیں ان کو بھی صحیح طرح سے استعمال ہونا چاہئے اور اس کی صحیح نگرانی ہونی چاہئے تاکہ شعبہ تعلیم بھی دن بدن ترقی کی طرف بڑھے اور صوبہ پنجاب اور ملک میں بہتری آئے۔ تعلیم ایک ایسی چیز ہے جس کے بغیر کوئی ملک اور قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جیسے تعلیم کے شعبے میں دیانتداری کی اہم ضرورت ہے اسی طرح زراعت میں بھی دیانتداری کی سخت ضرورت ہے جو انشاء اللہ ہمارے لیڈر میاں محمد شہباز شریف میں موجود ہے۔ وہ عملی طور پر کام کر رہے ہیں اور محنت بھی کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ وہ دن دُور نہیں جب یہ صوبہ پنجاب ایک ترقی یافتہ صوبہ بن جائے گا۔ اس ملک اور قوم کی بہتری کے لئے بہترین بلکہ اوّل صوبہ بڑے بھائی کی طرح ثابت ہوگا کہ یہ دوسرے صوبوں سے بڑا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ میں میاں محمد شہباز شریف کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اپنی محنت، لگن اور دن رات کوشش سے اس صوبے کی بہتری کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! یہ بہت ضروری ہے کہ حزب اختلاف ہمارا ساتھ دے اور ہم تمام ساتھی سب مل کر صوبے کی ترقی کے لئے کام کریں تاکہ یہ صوبہ ایک بہترین صوبہ بن سکے۔ دنیا اس صوبے کے وزیر اعلیٰ کو پہچان رہی ہے اور appreciate کر رہی ہے لہذا اسی طرح ہمیں بھی ساتھ دینا چاہئے۔ ہمیں دن بدن کوشش کر کے اس صوبے کو اس جگہ پر لے جانا چاہئے جہاں پاکستان کا نام روشن ہو اور یہ صوبہ اپنی منازل طے کر سکے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان فوراً ایوان میں آئیں۔

جناب سپیکر: میں نے ابھی لاء منسٹر صاحب کی طرف پیغام بھیجا ہے۔ وہ پتا کر کے ابھی apprise کریں گے کہ کیا position ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان کو فوراً ایوان میں آنا چاہئے تھا۔ ہم یہاں پر کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ آ جائیں گے۔ وہ ابھی آتے ہیں۔ ہم اس کا notice لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پورے پنجاب کے اندر آگ لگی ہوئی ہے۔ آپ ایوان میں وقفہ کریں۔

جناب سپیکر: میاں خرم جہانگیر وٹو صاحب! کیا آپ بولنا چاہ رہے ہیں؟ جناب صدیق خان صاحب! آپ بھی نہیں بولنا چاہتے، میں آپ سے کہہ رہا ہوں؟ چلیں، نہیں بولنا چاہتے۔ آصف محمود صاحب! کیا آپ بھی نہیں بولنا چاہتے؟ سید محمد سبطین رضا صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ صاحب کو ابھی بلوائیں۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو بلایا ہے۔ میں نے ان کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا ہے۔ ان کی بات سنتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): آپ دس منٹ کے لئے وقفہ کریں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔ میں نے ان کو پہلے ٹائم دیا ہے۔ Let him speak

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک طرف آگ لگی ہوئی ہے تو دوسری طرف یہاں تعریفیں کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جب تک وہ نہیں آتے تب تک کارروائی چلاتے ہیں۔ جب وہ تشریف لاتے ہیں تو ہم اُن کی بات سنیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ bulldoze کر رہے ہیں۔ جب تک پتا نہیں چلتا تب تک یہاں پر کوئی کارروائی نہیں چلے گی۔ اس کارروائی اور بحث کو ملتوی کریں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، لاء منسٹر صاحب آتے ہیں پھر ہم اس بارے میں بات کریں گے۔ میں نے اُدھر آدمی بھیجا ہے۔ لاء منسٹر صاحب کا پتا کریں تاکہ وہ ادھر آ کر ایوان کو apprise کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان کو بلائیں۔

جناب محمد عارف عباسی: خدا کے لئے عوام کا ساتھ دیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب کی ذرا بات سنیں۔ پلیز ایک منٹ تشریف رکھیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے اپوزیشن بنچوں کے بھائیوں اور بہنوں سے گزارش ہو گی کہ انہوں نے جو point raise کیا ہے اُس سے ہم deny کر رہے ہیں اور نہ ہم اس چیز کو resolve کرنے کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: یہ اپنی پولیس کو سمجھائیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! یہ میری بات تو سن لیں۔ جو حقائق ہیں وہ تو سن لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "قاتل حکومت، نامنظور" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: عباسی صاحب! پلیز تشریف رکھیں اور ان کی بات سنیں۔ لاء منسٹر صاحب بھی آ گئے ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اگر ان کا یہ attitude ہے تو پھر ان کی مرضی ہے۔ لاء منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں اور یہ اسی چیز کو handle کر رہے تھے۔

جناب سپیکر: تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں اور مجھے ان کی بات سننے دیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! ہم اس چیز کو handle کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تمام حقائق آپ کے سامنے آئیں گے مگر آپ کے اس attitude سے کوئی بندہ آپ سے کیا گفتگو کرے؟

جناب سپیکر: یہ اچھی بات نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جو لوگ مر رہے ہیں اس کا جواب دیں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! رانا صاحب اس چیز کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: مجھے آپ پوچھنے دیں۔ کیا مجھے پوچھنے دیں گے یا نہیں؟ آپ اُن کو بات کرنے کا موقع دیں۔ لاء منسٹر صاحب! باہر کے معاملات کیسے ہیں مجھے تو یہاں بیٹھے ہوئے نہیں پتا مگر یہ بتا رہے ہیں کہ کچھ صاحبان نے معاملات اِدھر اُدھر کئے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! معاملات اِدھر اُدھر نہیں ہوئے۔ بندے مرے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ دیکھ کر آئے ہیں لیکن مجھے نہیں پتا۔ میں تو یہاں سکرین نہیں دیکھ رہا۔ اب آپ اُن کی بات سنیں اور ان کو بات کرنے دیں۔ پلیز تشریف رکھیں اور ان کی بات سنیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

تحریک منہاج القرآن کے سیکرٹریٹ پر پولیس کا دھاوا

(---جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! جس واقعہ کے بارے میں بات ہو رہی ہے، جس کے بارے آپ نے فرمایا ہے کہ میں اس کے بارے میں وضاحت اور facts کے متعلق اپوزیشن اور ایوان کے دوسرے معزز ممبران کو آگاہ کروں۔ جہاں تک حفاظتی بیریئرز کا تعلق ہے تو حفاظت کے لئے بیریئرز لگائے جا سکتے ہیں۔ باقاعدہ عدالتوں میں لوگوں نے writs کیں اور عدالتوں نے some specifications کے تحت کئی محلوں اور علاقوں میں اس کی اجازت دی کہ حفاظت کے نقطہ نظر سے بیرئیرز لگائے جا سکتے ہیں لیکن کسی بھی علاقے کو no go area بنانے کے لئے بیریئرز لگائے جا سکتے ہیں اور نہ ہی اس قسم کے بیریئرز کہ وہ کسی علاقے کو no go area بنائیں وہ acceptable ہیں۔ ادارہ منہاج القرآن اور طاہر القادری صاحب کی رہائش گاہ کے اطراف یہ بیریئرز آج سے نہیں بلکہ کئی سالوں سے وہاں پر موجود ہیں۔ ان بیریئرز کے اوپر باقاعدہ پولیس پہرہ یعنی ڈیوٹی دیتی رہی ہے۔ اب جب طاہر القادری صاحب کی واپسی کا اعلان ہوا تو اس

کے ساتھ وہاں پر کچھ تبدیلیاں رونما ہونے لگیں ان کے تحت ان بیریئرز کے اوپر پہلے تو انہوں نے اپنی پرائیویٹ ملیشیا کو ڈیوٹی پر لگا دیا اور اس کے بعد آہستہ آہستہ عملاً ایک ایسی صورتحال پچھلے دس بارہ روز سے وہاں پر قائم تھی کہ وہ علاقہ no go area بن گیا۔ وہاں پر انٹیلی جنس ایجنسیوں کی رپورٹ کے مطابق ایسے لوگوں اور گاڑیوں کا آنا جانا تھا جن کو وہاں پر چیک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہ اطلاعات تھیں کہ وہاں پر مسلح افراد اور اسلحہ موجود ہے۔ یہ بھی اطلاعات موجود تھیں کہ وہاں پر قرآنِ پاک کے اوپر لوگوں سے ایک مخصوص تحریر کے اوپر حلف لیا جا رہا ہے۔ یہ ملک بے بہا قربانیوں کے ساتھ معرضِ وجود میں آیا ہے اور میرے اپوزیشن کے بھائی بھی اس بات کو تسلیم اور endorse کریں گے کہ اس ملک میں جمہوریت، آئین کی بحالی اور عملداری کے لئے لوگوں نے جیلوں سے لے کر ٹارچر سیلوں تک اور پھانسیوں سے لے کر جلا وطنیوں تک قربانیاں دی ہیں۔ اگر آج ایک آدمی جس کا اس ملک کی 65 سالہ تاریخ میں اس جمہوری جدوجہد میں اور اس آئین کی بحالی کی جدوجہد میں خون کے ایک قطرے کے برابر بھی حصہ نہ ہو، وہ آدمی اگر یہ کہے کہ وہ چند ہزار اور چند سو لوگوں سے قرآن پاک پر حلف لے کر اور انہیں مسلح کر کے اس ملک میں انارکی اور فتنہ پھیلائے گا اور اس ملک کے 18 کروڑ عوام کی قسمت سے کھیلے گا تو پھر یہ acceptable نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کو کسی طور پر accept نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے ہمیں جو بھی قربانی دینی پڑی ہم دینے کے لئے تیار ہیں لیکن ہم کسی صورت بھی اس بات سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اور اس میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! انہیں یہ آگاہ کیا گیا کہ آپ ان بیریئرز سے یا تو اپنی سول ملیشیا کو ہٹا لیں اور ان بیریئرز کا کنٹرول پولیس کو دے دیں یا پھر ان بیریئرز کو ہٹا دیں۔ "no go area" acceptable نہیں ہے اور آج جب ان بیریئرز کو ہٹانے کی کوشش کی گئی تو وہ تمام باتیں جن کے متعلق انٹیلی جنس کی reports تھیں کہ یہاں پر مسلح لوگ موجود ہیں، یہاں پر ایسے لوگ موجود ہیں جو State within State بنانا چاہتے ہیں تو وہ ساری چیزیں، وہ تمام فوٹیج اور بعض ٹی وی چینلز ان فوٹیج کا کچھ حصہ دکھا رہے ہیں وہ ساری نہیں دکھا رہے، وہ تمام کی تمام فوٹیج سامنے آئیں گی اور پوری قوم کے سامنے آئیں گی جسے پوری قوم کو دکھائیں گے اور پھر اس کے بعد قوم فیصلہ کرے گی کہ کون اس ملک میں violence کو جنم دے رہا ہے، کون یہ چاہتا ہے کہ چند سو یا چند ہزار افراد کو مسلح کر کے اس ملک میں فتنہ و فساد اور انارکی پھیلا دی جائے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب پولیس وہاں پر گئی تو وہاں سے مسلح مزاحمت کی گئی، وہاں پر پولیس کے لوگ بھی زخمی ہوئے اور پولیس کی کراس فائرنگ سے دوسری طرف سے بھی لوگ زخمی ہوئے۔ اس واقعہ کا مقدمہ درج کیا جا رہا ہے یا درج ہو چکا ہے اور میں اپوزیشن کو بھی اس بات کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ وہاں پر جو بھی تصادم ہوا، وہاں پر کیا صورتحال موجود تھی جس کی وجہ سے تصادم ہوا تو اس تمام معاملے کی انشاء اللہ جوڈیشل انکوائری ہو گی اور اس جوڈیشل انکوائری میں اگر کوئی Law enforces ایجنسیز کا آدمی قصوروار پایا گیا تو اسے بھی معافی نہیں ہو گی لیکن جو لوگ اس بات کے قصوروار پائے گئے، اس ملک میں ایک طرف تو ہماری مسلح افواج وزیرستان میں "no go area" کو ختم کرنے کے لئے شہادتوں کو گلے لگا رہی ہیں اور ہمارے سپوت، ہمارے بھائی اور ہمارے بیٹے شہادتیں قبول کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف ہم اپنے شہروں میں نئے "no go area" کو جنم دیں اور نئے "no go area" بننے دیں۔ یہاں پر لوگوں کو یہ کھلی چھٹی دے دیں کہ وہ قرآن پاک پر حلف لیں اور وہ تحریر بھی ہم سامنے لے کر آئیں گے۔ جس تحریر پر لوگوں سے قرآن پاک پر حلف لئے گئے ہیں ہم وہ تحریر بھی سامنے لے کر آئیں گے اور یہ لوگ justify کریں۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! یہ لوگ justify کریں کہ کس طرح سے اس تحریر پر کسی بھی مسلمان، کسی بھی کلمہ گو اور کسی بھی پاکستانی سے حلف لیا جا سکتا ہے اور اسے کہا جا سکتا ہے کہ تم ریاست کے خلاف اٹھ کھڑے ہو۔ یہ ساری چیزیں سامنے آئیں گی اور میں اس بات کو پوری طرح سے دوٹوک انداز سے کہوں گا کہ اس واقعہ کی بھی جوڈیشل انکوائری ہو گی اور جو قصوروار ہوں گے، انہیں اس ملک کے آئین و قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔ ساتھ ہی میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہمیں کسی طرح کے انجام اور کسی طرح کے خوف سے نہ کوئی ڈرائے۔ ہم اس بات کے اوپر بالکل قائم ہیں اور ہر قیمت پر اس ملک میں جمہوری آزادی اور آئین کا تحفظ کریں گے۔ اس کے اوپر ہماری جان جا سکتی ہے لیکن ہم ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا صاحب نے بات کی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید خود وزیر قانون کو اور treasury benches پر بیٹھے ہوئے ممبران کو حالات کی sensitivity کا اندازہ نہیں ہے کہ اس سے حالات کتنے زیادہ خراب ہو سکتے ہیں۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ معاملہ جتنا بگڑ سکتا ہے شاید ان دوستوں کو اس کا اندازہ نہیں ہے اور اگر اسے کسی اچھے طریقے کے ساتھ ہینڈل کیا جاتا، بدقسمتی سے اب تک آٹھ افراد جاں بحق ہو چکے ہیں اور یہ صرف لاہور ماڈل ٹاؤن منہاج القرآن سیکرٹریٹ کا مسئلہ نہیں ہے۔ رانا صاحب کیوں نہیں یہ سمجھنے کی کوشش کر رہے کہ اگر یہ آگ لگی تو countrywide لگے گی اور اس کا ٹارگٹ پنجاب ہو گا۔ یہ جمہوری حکومت کا بوریا بستر گول کرنے کی اگر conspiracy میں یہ شامل ہے، یہ سارا کچھ کر کے کہ پولیس کو آپ کہیں اور انہیں فری ہینڈ دے دیں کہ آپ سویلین کو گولیاں ماریں، انہیں آپ مارتے چلے جائیں۔ دیکھئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی موقع نہیں تھا اور یہ خود رانا صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ کئی سالوں سے وہاں بیریئرز لگے ہوئے تھے اور پولیس وہاں پر ڈیوٹی دیتی تھی۔ خدا کے بندو! ایک طرف فوج آپریشن کر رہی ہے اور پورے ملک کی قوم چاہتی ہے کہ یکسو ہو کر کوشش کریں کہ ہمارے ملک کے اندر امن بحال ہو اور دوسری طرف اس ملک کے اندر انارکی و خانہ جنگی اور خون ریزی کے لئے جس بھونڈے طریقے کے ساتھ آج یہاں پر پنجاب پولیس اور پنجاب کے حکمرانوں کے ساتھ اگر یہ مشورہ کر کے سارا کچھ ہوا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی افسوسناک ہے جس سے پورے جمہوری نظام کو خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔ پورے پنجاب کے سینکڑوں شہروں کے اندر آج گلی گلی آگ لگی ہوئی ہے لیکن کیا رانا صاحب کو اس کا ادراک نہیں ہے اور رانا صاحب کو اس کا احساس نہیں ہے؟ یہ یہاں پر بڑھکیں لگا رہے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اپنی سوچ، اپنے طرز حکومت اور اپنے روّیوں سے جمہوری نظام کا بوریا بستر گول کرنے کا خود بندوبست کرتے ہیں۔ پہلے بھی 1999 میں اپنی غلط حکمت عملی کی وجہ سے خود جدہ چلے گئے تھے اور بھونڈے انداز سے حکومت کرنے کی وجہ سے آج پھر اس پورے جمہوری نظام کے اوپر ایک question mark لگ گیا ہے۔ یہ جمہوری طاقتوں، سیاسی پارٹیوں اور جمہوری اداروں کو ساتھ لے کر اور ملک کے عسکری اداروں کو ساتھ لے کر چلنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ بادشاہ بن کر آ رہے ہیں اور سعودی عرب میں رہ کر بادشاہت کی ہے۔ انہوں نے شاید یہ بھی سوچ رکھا ہے کہ ہم نے یہاں پر کسی کو اختلاف کا حق نہیں دینا۔ آج یہ آٹھ آدمی اگر مارے گئے ہیں اور سینکڑوں لوگ اگر مارے جائیں گے تو اس کا خون حکومت کی گردن پر ہو گا میں یہ سمجھتا ہوں کہ فی الفور اس کو ترک کیا جائے اور اس خون ریزی کو روکنے کے لئے political point scoring نہ کی جائے۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کو موقع ملے گا، آپ بیٹھیں اُن کو بات کرنے دیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس خون ریزی کو روکنے کے لئے حکمران فوری طور پر آگے آئیں اور میں بطور احتجاج متحدہ اپوزیشن پنجاب کی طرف سے اس ظلم اور زیادتی کے خلاف اور اس غلط کارروائی کے خلاف ہم دس منٹ تک اس ایوان کی کارروائی کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ اس طرح نہ کریں، ایسے ٹھیک نہیں ہے۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر اگر ایس پی اور ڈی آئی جی صاحبان کو گولیوں سے چھلنی کیا جائے اور یہ یہاں بات کر رہے ہیں ہم اس بات کی اجازت نہیں دیں گے یہ غلط بات کر رہے ہیں ہم اپنے اداروں کو مضبوط کرنے کی بجائے کمزور کر رہے ہیں ہمارے سکیورٹی کے نوجوانوں کو گولیاں لگی ہیں یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟(قطع کلامیاں)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بے گناہ شہریوں کا لاہور کے اندر قتل عام ہو رہا ہے۔

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

مجھے مکمل رپورٹ لے لینے دیں میں پھر اس پر بات کروں گا اس طرح نہ کیا کریں۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب تک اپوزیشن لیڈر کو بات نہیں کرنے دی جائے گی تو کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔

MR SPEAKER: Order please. Order in the House

آپ کی بڑی مہربانی، دیکھیں جو آپ کا مطالبہ تھا وہ پورا کر دیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرے بازی)

جو آپ کا مطالبہ تھا وہ میں نے پورا کر دیا ہے انہوں نے اپنا بیان دے دیا۔آپ اب کیا کرنا چاہتے ہیں؟ بڑے افسوس کی بات ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "قاتل ٹھاہ، قاتل ٹھاہ اور مودی کے یار ٹھاہ"
جبکہ معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "یہودی ٹھاہ" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: اب نماز ظہر کی ادائیگی کے لئے آدھ گھنٹہ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 2:10 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اب میں سید محمد سبطین رضا صاحب سے کہوں گا کہ وہ بجٹ پر تقریر فرمائیں۔

سید محمد سبطین رضا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں پنجاب کا ایک ہزار ارب روپے سے زائد کا تاریخی بجٹ پیش کرنے پر وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں خصوصی طور پر جنوبی پنجاب کے لئے ترقیاتی بجٹ کا 36 فیصد حصہ مختص کرنے پر میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آئندہ سالوں میں اس 36 فیصد میں بھی اضافے کا وعدہ کیا گیا ہے جس پر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے مسلم لیگ (ن) کو پنجاب میں دوبارہ حکومت عطا کی ہے اور جنوبی پنجاب میں ترقی کے راستے کھول دیئے ہیں۔ ایک ہزار ارب روپے سے زائد کا یہ بجٹ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہے۔ اس کے علاوہ اس میں آئندہ چار سالوں کا ایک road map بھی ہے جس میں آنے والے سالوں میں پنجاب کی ترقی کی ایک راہ متعین کی گئی ہے۔ تقریباً 17۔ارب روپے پینے کے صاف پانی اور نکاسی آب کے منصوبوں کے لئے رکھے گئے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شاید اپر پنجاب کے لوگ تو پینے کا صاف پانی مانگتے ہوں گے لیکن ہم جنوبی پنجاب کے لوگوں کے بہت سے علاقوں میں پینے کا پانی ہی دستیاب نہیں ہے۔ میرے حلقہ میں فتح پور اوّل، فتح پور دوئم اور موضع علی پور کے وسیع علاقے کا زیر زمین پانی کڑوا ہے۔ وہاں پر لوگوں کو پینے کا پانی دستیاب نہیں ہے۔ اس بجٹ میں اس بات کو ensure کیا جائے کہ ان علاقوں میں ترجیحی بنیادوں پر پانی مہیا کیا جائے جہاں پر پینے کا پانی دستیاب ہی نہیں۔ صاف پانی تو بعد کی بات ہے وہاں پر تو پینے کا عام پانی بھی دستیاب نہیں ہے لہٰذا ان علاقوں میں واٹر سپلائی کی سکیمیں فوری طور پر مکمل کی جائیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر اسمبلی شیخ علاؤالدین صاحب نے کل کچھ تجاویز دی تھیں میں ان کے ساتھ دو تجاویز پر اتفاق کرتا ہوں جو کہ بہت ضروری ہیں۔ پہلی تجویز یہ ہے کہ تمام تر کرپشن ٹینڈروں میں ہوتی ہے۔ اسی طرح ہمارے بجٹ کی مالیت اور اہمیت کو کم کرنے کی ذمہ دار بیوروکریسی ہے۔ آپ

ٹینڈروں میں ارکان پارلیمنٹ کی شمولیت کو یقینی بنائیں تاکہ شفاف طریقے سے تمام مدارج طے ہو سکیں۔اس صوبہ پنجاب کو بیوروکریسی کے ہاتھ میں مت دیں۔اس صوبہ پنجاب پر حکومت کرنے کا حق عوام نے اپنے منتخب کردہ نمائندوں کو دیا ہے لہذاان نمائندوں سے ہی نگرانی کروائیں اور چیک اینڈ بیلنس رکھیں تاکہ تمام مراحل صحیح انداز میں، خوش اسلوبی سے طے ہو سکیں۔

جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب نے دوسری تجویز یہ دی تھی کہ جس پراپرٹی کا رجسٹرار یہ سمجھے کہ اس کی قیمت مارکیٹ سے کم لکھوائی جارہی ہے تو اس پر پچیس فیصد زیادہ بولی دے کر وہ خود خرید لے۔یہ تجویز بہت زبردست ہے۔اس بابت قانون سازی ہونی چاہئے تاکہ پنجاب کے ریونیو میں اضافہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! مظفر گڑھ کینال ہیڈ تونسہ سے نکلنے والی نہر ہے۔یہ silt up ہو چکی ہے جس کی وجہ سے پورا ضلع مظفر گڑھ متاثر ہو رہا ہے۔اگر حکومت پنجاب مظفر گڑھ کی عوام کو کوئی تحفہ دینا چاہتی ہے اور اگر حکومت پنجاب مظفر گڑھ کے عوام کی بھلائی چاہتی ہے تو پھر اس مظفر گڑھ کینال کو پختہ کروا دیں۔یہ نہر نو ہزار کیوسک کی ہے لیکن اس وقت یہ چھ ہزار کیوسک سے زیادہ پانی نہیں لے سکتی۔ہم ایک عرصہ سے سنتے آرہے ہیں کہ یہ نہر پختہ ہونے والی ہے لیکن ابھی تک ایسا کچھ نہیں ہوا۔ایک تو یہ نہر ششماہی ہے،اس پر وارا بندی اور پھر یہ silt up ہو چکی ہے جس کی وجہ سے مظفر گڑھ خصوصی طور پر تحصیل علی پور اور جتوئی کے عوام کا معاشی قتل ہو رہا ہے۔مہربانی کرتے ہوئے اس نہر کو پختہ کیا جائے اور وہاں کی عوام کے معاشی قتل کو روکا جائے۔اس بجٹ میں مظفر گڑھ کینال کو پختہ کرنے کے لئے رقم مختص کی جائے اور اس منصوبے پر فوری طور پر عملدرآمد کروایا جائے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! وقت ختم ہو گیا ہے۔

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! میں wind up کرنے لگا ہوں۔میں یہ کہوں گا کہ اگر آپ حقیقت میں جنوبی پنجاب کے عوام کا احساس محرومی دُور کرنا چاہتے ہیں تو وہاں پر نئے اضلاع بنائیں۔اگر لودھراں، چنیوٹ اور ننکانہ صاحب جیسے چھوٹے ضلعے بن سکتے ہیں تو پھر جنوبی پنجاب میں چھوٹے اضلاع کیوں نہیں بنائے جا سکتے؟ میں تجویز کرتا ہوں کہ تحصیل علی پور اور جتوئی کو ملا کر ایک نیا ضلع بنایا جائے اور اس ضلع کا نام علی پور رکھا جائے۔اس مقصد کے لئے اس موجودہ بجٹ میں رقم مختص کی جائے۔اگر آپ واقعی جنوبی پنجاب کے عوام کے مسائل کو دُور کرنا چاہتے ہیں اور ان کے دلوں کو جیتنا چاہتے ہیں تو وہاں پر چھوٹے اضلاع بنائیں۔

جناب سپیکر! میں میاں محمد نواز شریف اور پاک فوج کو دہشت گردی کے خلاف جنگ کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔آخر میں پاک فوج کے ان جوانوں کے لئے ایک شعر پیش کرنا چاہتا ہوں جو جام شہادت نوش کر رہے ہیں:۔

کرو نہ فکر ضرورت پڑی تو ہم دیں گے
رگوں کا خون چراغوں میں ڈالنے کے لئے

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ!

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ پنجاب میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ جنہوں نے اتنے نامساعد حالات میں بھی ایک متوازن اور غریب دوست بجٹ پیش کیا ہے جس کا حجم ایک ہزار ارب روپے سے زائد ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے قائد وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی نذر ایک شعر کرنا چاہوں گی کہ:

تیرے ہاتھ میں قلم ہے، تیرے ذہن میں اُجالا
تجھے کیا مٹا سکے گا، ظُلمتوں کا پالا
تجھے فکر امن عالم اسے اپنی ذات کا غم
تو طلوع ہو رہا ہے اور وہ غروب ہونے والا

جناب سپیکر! اس بجٹ میں موجودہ حکومت نے ایجوکیشن کے لئے 273۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ محکمہ ایجوکیشن اب ایک محکمہ نہیں بلکہ یہ کئی محکموں میں تقسیم ہو گیا ہے جس میں سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، ٹیکنیکل ایجوکیشن اور سپیشل ایجوکیشن نمایاں ہیں۔ حکومت نے ان تمام محکموں کے لئے علیحدہ علیحدہ بجٹ مختص کیا ہے جو بہت خوش آئند ہے۔ حکومت پنجاب کے تعلیمی اداروں کی missing facilities کو پورا کرنے کے لئے اس بجٹ میں 8۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! تعلیم کے فروغ اور ذہین بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے 11۔ارب روپے سے پنجاب انڈوومنٹ فنڈ قائم کیا گیا تھا۔آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس کے لئے مزید 2۔ارب روپے کی رقم مختص کرنا حکومت کی تعلیم دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر!ٹیکنیکل ایجوکیشن PML(N) کی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے کہ کس طرح لوگوں کو ہنر مند بنانا ہے اور کس طرح ان کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے ہیں۔اس بجٹ میں 20لاکھ افراد کو ٹیکنیکل ایجوکیشن دینے کے لئے 6۔ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے جو کہ پنجاب حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

جناب سپیکر!خود روزگار سکیم میں 3۔ارب روپیہ پہلے دیا جا چکا ہے اور مزید 2۔ارب روپیہ اس بجٹ میں رکھا گیا ہے۔اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف نے نوجوانوں کے لئے وزیراعظم روزگار سکیم کا اجراء کیا جس کی چیئرپرسن محترمہ مریم نواز صاحبہ ہیں۔میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس سکیم کی بدولت ہزاروں خاندان باعزت طریقے سے اپنا روزگار حاصل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ پنجاب حکومت نے خواتین کے لئے بھی ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ادارے قائم کئے ہیں تاکہ خواتین بھی باعزت طریقہ سے اپنے خاندان کی کفالت کر سکیں۔وہ کہتے ہیں کہ:

ہم ہر حال میں حق بات کا اعلان کریں گے
ہم پیروی حنبلؒ و نعمانؒ کریں گے
ہم اہل جنوں اور جھکیں موت کے آگے
ہم جب بھی مرے موت پہ احسان کریں گے

جناب سپیکر!اس متوازن بجٹ میں PML(N) کی حکومت نے صحت کے لئے 121۔ارب 80کروڑ روپے کی کثیر رقم مختص کی ہے۔میرے قائد میاں محمد شہباز شریف جس طرح شعبہ صحت میں دن رات محنت کر رہے ہیں۔میں یہ سمجھتی ہوں کہ اپوزیشن بھی اس بات سے انکار نہیں کر سکتی جس کے نتیجے میں نہ صرف شہروں کے ہسپتالوں میں عوام کے علاج معالجہ کے لئے ادویات موجود ہیں بلکہ دیہاتوں کے BHUs اور قصبوں کے RHCs میں بھی عوام کی سہولت کے لئے ڈاکٹر اور ادویات موجود ہیں۔

جناب سپیکر!میاں محمد شہباز شریف کے لئے بجلی کا بحران سب سے بڑا چیلنج تھا۔اس سے نمٹنے کے لئے اس بجٹ میں 31۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔میں پنجاب حکومت کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جس نے ایک سال کی محدود مدت میں بجلی کے بحران پر قابو پانے کے لئے 19 منصوبوں پر کام شروع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نندی پور پراجیکٹ کا ذکر ضرور کروں گی کہ جسے سابق حکومت دفن کر کے چلی گئی اور اس مردہ پراجیکٹ کو ہمارے وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے دوبارہ زندہ کیا اور اب نندی پور پاور پراجیکٹ صوبہ پنجاب اور ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میٹرو بس پر تنقید بہت کی گئی لیکن اس کی افادیت یہ ہے کہ لاکھوں مسافر ہر روز اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔ایک ویلفیئر سٹیٹ کا concept یہی ہوتا ہے کہ عوام کو سہولت فراہم کی جائے اور میٹرو بس سروس کے ذریعے عوام کو اچھے اور باوقار سفر کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے لاہور کے بعد راولپنڈی میں میٹرو بس کے منصوبے کا اعلان کیا جس پر کام بھی شروع ہے۔ ملتان میں میٹرو بس کا اعلان ہو چکا ہے اور بہت جلد اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! بحوالہ بجٹ تقریر راولپنڈی اور ملتان کے بعد میرے شہر فیصل آباد میں بھی انشاءاللہ میٹرو بس چلے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں اپوزیشن کے لئے صرف یہی کہوں گی کہ:

کیسی بے وساہی نے گھیریا اے
ڈراں اپنے میں دربان کولوں
ایہندے وچ وی کتھے نہ بمب ہووے
ڈراں اپنے میں سامان کولوں
بیٹھا بھیڑیا جنگل وچ سوچدا
کیویں بچاں گا میں انسان کولوں
ایناں کسے دے کولوں وی نہیں خطرہ
مسلمان نوں جناں مسلمان کولوں

جناب سپیکر! اب میں اپنی آخری بات کروں گی۔ حکومت پاکستان نے 3G اور 4G کی جو ٹیکنالوجی حاصل کی ہے اس سے نہ صرف پاکستان کو اربوں روپے کا فائدہ ہوا ہے بلکہ آئی ٹی کے میدان میں انقلاب بھی برپا ہوا ہے۔ بس یہاں پر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس ٹیکنالوجی کو ہم اپنے بچوں میں اس طرح سے منتقل کریں کہ جس سے مثبت نتائج حاصل ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ محمد صدیق خان صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب آصف محمود صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ راجہ راشد حفیظ صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، انجینئر قمرالاسلام راجہ صاحب!

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ بجٹ کی تعریف، جناب طارق گل، باؤ اختر علی اور چودھری علی اصغر منڈاوالی وزیر خزانہ صاحب کی توصیف کے بعد میں وقت کو بچاتے ہوئے آگے بجٹ پر بات کروں گا۔ ابھی یہاں پر قائد حزب اختلاف موجود نہیں ہیں انہوں نے آج صبح تعلیم کے حوالہ سے چند باتیں کیں۔ سب سے پہلے میں اُن کی تصحیح کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے بجٹ میں School Management Committees کا اعلان کیا گیا تھا اور یہ کمیٹیاں کہیں نظر نہیں آتیں تو شاید وہ لابی میں بیٹھ کر میری بات سُن رہے ہوں۔ میں اُن کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ School Management Committees پورے پنجاب میں پوری طرح فعال ہیں۔ سکولز کے جتنے فنڈز ہیں وہ ان کمیٹیوں کے ذریعے سے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ اگر قائد حزب اختلاف کو کسی سکول میں School Management Committee نظر نہیں آتی تو وہ کسی ایک کی نشاندہی کر دیں اور اگر کوئی انفرادی کیس ہے تو اُس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا۔ بغیر تصدیق کے بات کر دینا اور کسی چیز کو دیکھے بھالے بغیر محض تنقید کرنے کی نیت سے بات کر دینا، میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آج قائد حزب اختلاف نے دوسری بات یونیورسٹیوں کے حوالہ سے کی کہ لاہور میں تین یونیورسٹیوں کے campuses کھول دیئے گئے اور انہوں نے کچھ الزامات لگائے کہ شاید اس میں کسی کا مالی مفاد تھا تو میں گزارش کروں گا کہ وہ یونیورسٹی ایکٹ کو پڑھ لیتے کیونکہ universities independent ہیں اور اُن کا اپنا syndicate ہوتا ہے۔ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی اور سرگودھا یونیورسٹی نے جب لاہور میں اپنے campuses کھولے تو حکومت نے فوری طور پر اُس کا نوٹس لیا اور اُس پر ایک کمیٹی بنائی۔ اُس کمیٹی نے پوری طرح چھان بین کرنے کے بعد campuses کھولنے کے عمل کو نامناسب قرار دیا اور اُس کے بعد جن یونیورسٹیوں کو چارٹر دیئے گئے تھے اُن پر پابندیاں لگا دی گئیں کہ کوئی بھی یونیورسٹی campus کھولنے سے پہلے Private Public Partnership Act, enforce ہو اور اُس کی روشنی میں تمام یونیورسٹیاں اُس کی پابند ہوں گی۔ اُس کمیٹی کی رپورٹ آ چکی ہے اور اُس رپورٹ کی روشنی میں اُس ایکٹ میں ترامیم کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے تیسری بات IT Labs کے حوالہ سے کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے بجٹ میں بھی ایک ہزار IT Labs کا اعلان کیا گیا تھا جو نظر نہیں آئیں۔ پچھلے بجٹ میں جن ایک ہزار IT Labs کا اعلان کیا گیا تھا اُن میں 500 IT Labs, Secondary Schools کے لئے اور 500 IT Labs, Elementary Schools کے لئے تھیں چونکہ ابھی پچھلے بجٹ کے مالی سال کا اختتام نہیں ہوا تو IT Labs کی procurement ہو چکی ہے۔ بہت سے سکولوں میں سامان پہنچ چکا ہے اور باقی سکولوں میں بھی پہنچ رہا ہے۔ اسی مالی سال کے اندر ایک ہزار IT Labs تیار ہو جائیں گی اور اس سے پہلے پنجاب کے پانچ ہزار سکولوں کے اندر IT Labs بہت اچھے طریقے سے perform کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے ایک اور بات کی کہ پچھلے بجٹ میں سکولز ایجوکیشن کا بجٹ 6.67 فیصد تھا اور اس موجودہ بجٹ میں بھی 6.67 فیصد ہی ہے۔ انہوں نے pie کی بات کی کہ شاید یہ copy paste کی گئی ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ وہ اس بجٹ کے حجم کو بھول گئے کہ پچھلے سال جو 6.67 فیصد تھا وہ 897۔ارب کے پچھلے سال کے بجٹ کا تناسب تھا اور اس دفعہ بجٹ چونکہ ایک ہزار ارب روپے سے تجاوز کر گیا ہے اس لئے جو 6.67 فیصد اِس بجٹ کا ہے تو لازمی بات ہے کہ رقم میں اضافہ ہوا ہے جس کو شاید وہ صرف نظر کر گئے تھے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ محترم قائد حزب اختلاف نے طبقاتی نظام تعلیم کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے بیکن ہاؤس سکول کا نام لیا اور دیگر اداروں کے نام لے کر کہا کہ یہ ادارے یہاں کام کر رہے ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ حکومت پنجاب پچھلے پانچ برسوں میں بھی کوشش کرتی رہی ہے اور اب بھی بھرپور کوشش کر رہی ہے جس کے نتیجہ میں ہم نے تمام سکولوں کو انگلش میڈیم کر دیا ہے۔ نظام تعلیم کو یکساں کرنے کے دو طریقے ہوتے ہیں ایک یہ کہ جو ذرا کم تر ہیں انہیں اوپر لایا جائے اور دوسرا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جو اوپر ہیں انہیں نیچے لایا جائے۔ یہ جب بیکن ہاؤس کو خیبر پختونخوا میں دوسرا طریقہ استعمال کر کے ختم کریں گے تو ہم انشاءاللہ معیار تعلیم کو بلند کر کے حکومتی سکولوں کو اس جگہ پر لائیں گے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ دانش سکول کے متعلق بات ہوئی اور بار بار ایک ہی معاملہ کو لے کر اس پر تنقید کی جاتی ہے جبکہ صرف 2۔ارب روپے حکومت پنجاب نے ان بچوں کے لئے مختص کئے ہیں۔ ان بچوں میں صرف دو خصوصیات ہوتی ہیں یعنی دانش سکول میں داخلے کے صرف دو معیار ہیں ایک لیاقت اور دوسرا غربت۔ اس کے علاوہ تیسرا کوئی سیاسی وابستگی یا کوئی اور

معیار نہیں ہے۔ 273-ارب روپے کے بجٹ میں سے صرف 2-ارب روپیہ ان غریب بچوں کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ میں کسی مخصوص ادارے کے خلاف بات نہیں کر رہا لیکن ہم نے جب ہوش سنبھالا تو سنا کہ فلاں چیف کالج کا پڑھا ہوا ہے اور فلاں ایچی سن کالج کا پڑھا ہوا ہے۔ حکومت پنجاب نے ان غریب اور ہونہار بچوں اور ان کے والدین کے درد کو محسوس کرتے ہوئے ان بچوں کے لئے اس معیار کے ادارے قائم کرنے کے لئے صرف ایک معمولی رقم مختص کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت پنجاب اس کے لئے 20-ارب روپے بھی مختص کرتی تو یہ اسمبلی دونوں ہاتھ اٹھا کر اس کی منظوری دیتی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں آخری بات صرف یہ عرض کروں گا کہ ایک طرف ہم پر تنقید کی جاتی ہے تو ان کے پاس گھوڑا بھی حاضر ہے اور میدان بھی حاضر ہے کہ ان کے پاس ایک صوبہ کی حکومت ہے۔ ہم نے جب بچوں کو درسی کتب دیں تو تنقید کی گئی اور مذاق اڑائے گئے۔ اس وقت خیبر پختونخوا کی حکومت نے پنجاب حکومت کو copy کرتے ہوئے اس کی پالیسیوں کی اچھائی کو تسلیم کرتے ہوئے کتب کے لئے بجٹ مختص کیا ہے۔ ہم نے جب انڈوومنٹ سکیم کا اجراء کیا تو اس پر بھی انہوں نے تنقید کی لیکن اس وقت ہمارے 9-ارب روپے کے مقابلے میں انہوں نے صرف 50 کروڑ روپے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا انڈوومنٹ سکیم کے لئے بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں۔ ہم نے جب پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے حوالے سے ووچر سکیم کی بات کی جس میں پندرہ لاکھ بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس وقت انہوں نے چیف منسٹر ووچر سکیم کے لئے صرف 50 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سردار شہاب الدین خان صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد عارف عباسی صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کیا ہی اچھا ہوتا کہ جن لوگوں نے یہاں بیٹھ کر حکومت پنجاب پر تنقیدی جائزہ لیا وہ میرے بھائی آج اپوزیشن کے بنچوں پر بیٹھے ہوتے کیونکہ میں سیاست کا ایک طالبعلم ہونے کے ناتے سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کے بنچوں پر ان کا بیٹھنا ہمارے اوپر مثبت تنقید کرنا اور ہمارا بڑی خندہ پیشانی سے ان کی تنقید کے اوپر respond کرنا یہ parliamentary norms ہیں۔ آپ کے حکم کے مطابق جب قائد حزب اختلاف نے debate کے لئے ایوان کو open کیا تو انہوں نے تین باتیں کیں۔ انہوں نے کہا کہ میں تمہیدی طور پر سمجھانے کی بات کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کاش پنجاب کے حکمران بیوروکریسی کے ذریعے بجٹ پیش نہ کرتے اور ممبران کو

on board لیتے۔ میاں محمود الرشید صاحب نے پھر یہ فرمایا کہ چیف منسٹر کو روشن مثال ہونا چاہئے تو آج اگر میں یہ ثابت نہ کر سکا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ روشن مثال ہیں تو پھر مجھے سیاست کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اگر ہم تھوڑا سا پیچھے جائیں جب 2011 میں ڈینگی کی وباء نے پنجاب کے اندر پنجے گاڑے تو سری لنکا سے ٹیم بلوائی گئی اور ایک سال war footing پر چیف منسٹر پنجاب نے اپنی ٹیم کے ساتھ جنگ لڑی اور ایک سال کے قلیل عرصہ میں انہوں نے اس موذی مرض پر قابو پایا اور مجھے وہ وقت بھی یاد ہے، وہ گھڑی بھی یاد ہے اور ڈاکٹر فرنینڈو نے جو جملہ بولا وہ بھی یاد ہے۔ وہ جملہ حکومتی بنچوں کے کسی ممبر نے نہیں بولا وہ مسلم لیگ کے کسی عہدیدار نے نہیں بولا وہ سری لنکا کے ڈاکٹروں کی ٹیم کے سربراہ نے بولا تھا کہ جب میڈیا نے یہ سوال کیا کہ ڈاکٹر صاحب آپ یہ بتائیں کہ آپ کو اس مرض سے لڑنے کے لئے بائیس سال لگے حکومت پنجاب کے پاس ایسا کون سا جادو کا چراغ ہے کہ اس نے صرف ایک سال میں اس مرض پر قابو پالیا تو ڈاکٹر فرنینڈو نے کہا کہ:

> Gentleman! You asked me very critical question and answer is this unfortunately we have no Shahbaz Sharif.

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ tribute ہے میرے اور آپ کے قائد میاں محمد شہباز شریف کو اور یہاں پر پنجاب کے چودھری جنہوں نے بے وفائی کا جو عندیہ پنجاب کے عوام کو دیا۔۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کو چھوڑیں اور اپنی بات کریں۔ یہ اچھا نہیں لگتا۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں اپنی بات کر رہا ہوں۔ انہوں نے میٹرو بس کو پنجرہ بس کہا۔ پنجاب کے پسے ہوئے طبقوں کی ترجمان بس کو پنجرہ بس کہا اور آج ستوکتلہ سے لے کر مینار پاکستان تک مزدور، کسان اور پسا ہوا طبقہ صرف دس بیس روپے میں اپنا سفر جاری و ساری کر کے اپنی منازل کو طے کر رہا ہے۔ اب تو میٹرو ٹرین بھی آنے والی ہے۔ میاں صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ ہمیں ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے تو میں ان کو کہتا ہوں کہ سمجھائیں سونامی خان کو کہ وہ ذمہ داری کا مظاہرہ کرے، سمجھائیں ان لوگوں کو اور مجھے تو اپنے ان بھائیوں پر ترس آتا ہے کہ ان کو lead وہ کر رہا ہے جو شکست خوردہ اور سیاست کی [******]

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ آپ ایسے نہ کریں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ شکست خوردہ سیاستدان اس بات سے نابلد ہیں کہ ترقی کی شاہراہ پر جمہوریت کی گاڑی فراٹے بھر رہی ہے اور ڈرائیونگ سیٹ پر میرے اور آپ کے قائد میاں محمد نواز شریف بیٹھے ہیں ان کے ہاتھ عوام کی نبض پر ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ آئیں ملک کے معروضی حالات کے مطابق اتنے شاندار بجٹ پر ہمارے ساتھ آ کر debate کریں اور ملک کے ان خاص حالات میں جب دہشتگردی کے عفریت نے ہمیں گھیرا ہوا ہے۔ میاں صاحب کا یہ stand کہ انہوں نے پاک فوج کے ساتھ مل کر دہشت گردوں کے خلاف آپریشن شروع کیا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! شاہراہ ترقی پر گامزن جمہوریت کی گاڑی کو میاں محمد نواز شریف کے ساتھ یہ کہہ کر چلائیں جو کہ نور جہاں نے کہا تھا کہ "مینوں رکھ لے کلینڈر نال، جی کر دا اے چلاں میں تیرے نال لمیاں روٹاں تے" اگر تم نے تاریخ میں اپنا نام رقم کروانا ہے تو میاں محمد نواز شریف کے کلینڈر بن جاؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! وقت ختم ہو گیا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ سازشی عناصر کا ٹولہ سسٹم کو derail کرنے جا رہا ہے۔ ان کو پانچ سال خوف کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بہت شکریہ

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر!

وگدے شوہ وچ مار نہ سوٹا
پانی پاٹ کے دونئیں ہونا
جو توں چاہنا ایں
اوہ نئیں ہونا

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں بس ایک منٹ میں wind up کرتا ہوں۔ ایک سال ہوا جمہوریت کی گاڑی فراٹے بھر رہی ہے اور اس گاڑی کے آگے بیریئر لگانے کے لئے شکست خوردہ عناصر گٹھ جوڑ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بہت شکریہ

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ان کو میں یہ دعوت دیتا ہوں کہ قائد پاکستان کے ہمنوا بنیں اور بننے کے بعد جمہوریت کی گاڑی کو چلنے دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا یہ خوف ختم کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بہت شکریہ۔ محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! السلام علیکم۔ سب سے پہلے میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ 13۔ جون کو جب بجٹ پیش ہو رہا تھا تو ہماری اپوزیشن جماعتوں نے خصوصاً پی ٹی آئی نے بہت undemocratic behaviour show کیا۔ اس سے پہلے کہ بجٹ پیش ہو، وہ بجٹ کو سنیں اور پڑھیں لیکن انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا اور budget speech کو پھاڑ کر پھینک دیا پھر بھی ہمارے وزیر خزانہ نے بہت خوبصورت طریقے سے speech کی۔ ان کو کبھی head phone لگانا پڑا لیکن پھر بھی انہوں نے بڑی اچھی طرح بجٹ کو deliver کیا۔ ایک طرف تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم educated youth کو represent کرتے ہیں۔

Is this the kind of message they are delivering to the youth, the message of non discipline, the message of non tolerance. This is totally undemocratic behaviour.

آپ پہلے گورنمنٹ کو chance دیں کہ وہ اپنا بجٹ پیش کرے۔

Criticism for the sake of criticism is not good. If you want to add positive values to the budget that is well and good but this kind of behaviour is totally not acceptable.

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گی کہ میاں محمود الرشید نے اپنی تقریر میں کہا کہ میاں محمد شہباز شریف کو انفراسٹرکچر، پُل اور میٹرو بس بنانے کا جنون سوار ہے تو اُن کو بالکل جنون سوار ہے لیکن اُن کو لوگوں کی خدمت کرنے کا جنون سوار تھا، سوار ہے اور رہے گا اسی لئے وہ ہمارے خادم اعلیٰ کہلاتے ہیں۔ پنجاب ایک model province ہے اور ہم لوگ اپنی performance سے یہ چیز ثابت کرتے ہیں۔ ایک اور بات انہوں نے کہی کہ یہ cement factories اور steel factories کا pro budget ہے۔ کیا یہ سیمنٹ فیکٹریاں اور انڈسٹریاں غیر ملکی ہیں؟ یہ پاکستان کی انڈسٹریاں ہیں۔ ہمارا budget one yearly نہیں ہے بلکہ اُس کا چار سالہ goal ہے۔ اس نے اپنا target one percent of GDP رکھا ہے اور یہ بھی target ہے کہ ہم پرائیویٹ investment کو from 8 billion to 17.5 billion increase کریں۔ جب ہمارے پرائم منسٹر نے 1997 میں

motorway project launch کیا تب بھی ان ہی لوگوں نے criticize کیا تھا۔ تمام foreign countries اپنے infrastructure کی وجہ سے ترقی کرتی ہیں۔ اب ایک بات میں یہ بھی کروں گی کہ بارہ ہزار minimum wage پر اتنی تنقید کی گئی تو پھر کیوں سندھ اسمبلی اور خیبر پختونخوا اسمبلی نے بھی بارہ ہزار wage رکھی تو یہاں پر تنقید کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ اگر تنقید کرنی تھی تو پھر وہاں پر minimum wage increase کرتے۔ اس کے علاوہ میں یہ کہوں گی کہ بیس لاکھ youth کی ٹریننگ کی جا رہی ہے۔ اب یہ بتائیں کہ باقی جماعتیں خصوصاً پی ٹی آئی کی جماعت کہتی ہے کہ ہماری youth کی بڑی جماعت ہے لیکن انہوں نے کوئی ایک سکیم بھی youth کے لئے نکالی ہو تو بتائیں۔

Punjab is the only Province and our Party PML (N) is actually on ground working for the youth.

ہم چاہتے ہیں کہ ہماری youth political and economic ہو۔ ہم نے ایجوکیشن کے لئے 27 فیصد بجٹ رکھا ہے جبکہ خیبر پختونخوا میں 21 فیصد ہے so education budget is much higher. اسی طرح خصوصی طور پر women empowerment کے لئے ہم نے 30۔ارب روپے رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر ہیلتھ کو ہم compare کریں کیونکہ یہ ہیلتھ پر بہت تنقید کر رہے ہیں۔ ہیلتھ پر پنجاب کا سب سے highest بجٹ ہے۔

> 12 percent budget is kept for health as compared to 6 percent budget kept in KPK.

ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ measles کی vaccination کی وجہ سے خیبر پختونخوا میں لوگ مر رہے ہیں۔ اگر جنوبی پنجاب کو دیکھا جائے تو

> 31 percent of the population is in south of Punjab but we have allocated the budget of 36 percent and we have allocated funds for a 500, bed hospital for Muzafargarh and Rs.10 billion mass transit metro bus service for Multan and 100 mega watts Quaid-e-azam solar park for Bahawalpur.

ایک اور چیز یہ کہ چیف منسٹر نے بھی اپنے expenditure کو بجٹ میں 30 percent cut کیا ہے۔ In the last I just want to say کہ یہ کیوں شور مچاتے ہیں؟ یہ اس لئے شور مچاتے ہیں کیونکہ ان کو پتا ہے کہ پانچ سال تک PML(N) سارے project چلاتی رہے گی اور عوام کی ساری مشکلات کا حل کر دے گی تو پھر یہ کیا کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ۔ In the end I would like to say کہ یہ بات میں سو فیصد confidence سے کہتی ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف کا نام history میں ان golden words میں یاد رکھا جائے گا کہ:

> The brave and truthful man who built modern Punjab and I will repeat the brave and truthful man who built modern Punjab.

جناب سپیکر! اب ہمارا ملک حالت جنگ میں ہے اور سب پارٹیوں کو چاہئے کہ وہ ہمارے ساتھ کھڑی ہوں۔ میں میاں محمد نواز شریف کو خطاب پیش کروں گی that he is the iron man جس طرح ہم 27۔ مئی کو یوم تکبیر مناتے ہیں اسی طرح ہم اب یوم امن منائیں گے۔ شکریہ

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں طاہر صاحب مجلس قائمہ برائے اطلاعات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون باب پاکستان فاؤنڈیشن 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اطلاعات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں

> The Bab-e-Pakistan Foundation Bill 2014 (Bill No.15 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اطلاعات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ محترمہ نگہت شیخ صاحبہ!

سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث

(---جاری)

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے فخر ہے کہ پنجاب اسمبلی میں جو بجٹ پیش ہوا ہے اور اس پر جو بحث ہو رہی ہے میں اس کا حصہ ہوں۔ ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں جو بجٹ پیش ہوا اور گزشتہ چھ سالوں میں جو بجٹ پیش ہوئے ہیں ان میں سے ایک بجٹ یہ بھی ہے جو پنجاب کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے ایک اہم قدم ہے۔ مجھے فخر ہے کہ میں اس کا ایک حصہ ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کروں گی کہ جس غیر روایتی ماحول میں انہوں نے budget speech کو deliver کیا وہ قابل ستائش ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بات کروں گی کہ ہمارے اپوزیشن کے ممبران نے یہاں پر جو غیر روایتی انداز اپنائے رکھا ہے اور کل سے آج تک جتنی بھی تقاریر ہوئی ہیں ان میں سے سوائے اس تنقید کے کہ اس کتاب کا رنگ پیلا ہے، سبز سے پیلا ہو گیا یا ہمارے حلقوں میں فنڈز نہیں ملے اس کے علاوہ کوئی تعمیری تنقید نہیں تھی، کوئی تجاویز نہیں تھیں جو عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہوتیں جس سے اپوزیشن کا جمہوری کردار ثابت ہوتا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر اپوزیشن ممبران اس کتاب کو اندر سے بھی کھول کر پڑھنے کی زحمت کرتے، اس میں خامیوں کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتے اور ان پر تجاویز دے کر وہ اس کو مزید بہتر کرتے لیکن شاید ہی انہوں نے اس کو پڑھا ہو۔ میں اس کو عوام دوست بجٹ اس لئے کہوں گی کہ اپوزیشن ممبران کو اس کے اندر سے شاید کوئی خامی ملی ہی نہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کا آغاز خواتین کے حقوق اور women empowerment سے کروں گی۔ میں یہاں پر خیبر پختونخوا کے حوالے سے بات کروں گی کہ وہاں پر خواتین کے تحفظ حقوقِ نسواں کے لئے just ایک ڈیسک قائم کر دیا گیا اور lady teachers کو ٹرانسپورٹ الاؤنس دیا جا رہا ہے جبکہ پنجاب حکومت جس پر یہ تنقید کرتے ہیں اگر یہاں کی بات کی جائے تو میاں محمد شہباز شریف

پہلے دن سے ملک کی ترقی میں خواتین کو شانہ بشانہ شریک کرنے کے لئے کوشاں ہیں جس کی مثالیں موجود ہیں۔ چاہے پالیسی سازی ہو، روزگار کے مواقع ہوں یا ملک کی ترقی میں تکنیکی صلاحیتوں کا بھرپور طریقے سے استعمال ہو تو ایسی پالیسیاں مرتب کی جارہی ہیں جن میں خواتین اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ یہاں پر women empowerment کے حوالے سے وزیر خزانہ صاحب کی تھوڑی توجہ چاہوں گی کیونکہ میں ایک اہم issue پر بات کرنا چاہتی ہوں اور میری یہ اہم تجویز ہو گی۔ییلو کیب سکیم میں جو بیس ہزار گاڑیاں دی گئی تھیں ان میں سے صرف 31 خواتین تھیں جو qualify کر سکی تھیں کیونکہ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ زیادہ تر خواتین کو ڈرائیونگ نہیں آتی تھی۔ میری تجویز یہ ہے اور میں یہ بات یقین سے کہہ رہی ہوں کہ سوزوکی موٹر جاپان نے پنجاب گورنمنٹ کو ایک offer کی تھی جس میں انہوں نے international standard کا ایک ڈرائیونگ سکول بنانے کا کہا تھا جس کے تمام اخراجات سوزوکی موٹر جاپان نے اٹھانے ہیں۔ اگر پنجاب حکومت اس opportunity کو avail کرے اور خواتین کے لئے صرف مختص کر دے تو اس سے نہ صرف خواتین ڈرائیونگ سیکھیں گی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس سکول میں خواتین کو آٹو موبائل انڈسٹری کے حوالے سے الیکٹریکل ٹریننگ ملے گی کیونکہ خواتین میں گاڑیوں کے استعمال کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہاں پر لوگوں نے تعریفی کلمات اور تنقید برائے تنقید پر دس دس بیس بیس منٹ بات کی ہے لیکن میری تقریر میں سوائے suggestions کے اور کوئی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ منسٹر صاحب کو suggestions دے دیں کیونکہ بہت سے مقررین ہیں اور میرے پاس بڑی لمبی لسٹ ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ مجھے صرف دو منٹ اور دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ بس اب آپ wind up کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں wind up ہی کر رہی ہوں۔ میری اس میں یہ تجویز ہو گی کہ سیالکوٹ انڈسٹری یا گجرات کی پنکھا ساز انڈسٹری میں خواتین جو role play کر رہی ہیں اسی طرح آٹو موبائل انڈسٹری میں بھی خواتین کو skilled کیا جائے۔ اسی کے ساتھ ساتھ خواتین کو ہاسٹل کا بڑا مسئلہ

درپیش ہے۔ جس طرح سکول کے لئے حکومت زمین فراہم کرتی ہے اسی طرح لیڈیز ہاسٹل کے لئے زمین فراہم کی جائے تو ان کو روزگار بھی ملے گا اور بہتر رہائش بھی ملے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں اپنی تمام speech کو skip کر کے ایک اہم مسئلہ کے لئے آپ سے صرف ایک منٹ چاہوں گی۔ محکمہ تحفظ ماحول کے لئے جو پچاس کروڑ روپے کا فنڈ رکھا گیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب حکومت کے اوپر محکمہ تحفظ ماحول ایک بوجھ ہے یہ بات میں بڑی معذرت کے ساتھ کہوں گی۔ میں لاہور شہر کی خوبصورتی کے حوالے سے نہر کی ایک چھوٹی سی مثال دوں گی کہ پچھلے پانچ سال اس ایوان میں کئی بار میں اور میرے کئی ممبران اس نہر کو آلودگی سے بچانے کے لئے بات کر چکے ہیں لیکن محکمہ تحفظ ماحول نے کچھ نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ اب آپ اپنی تجاویز دے دیں کیونکہ منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آخر میں صرف ایک منٹ لوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ طحیانون صاحبہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! بڑی اہم بات ہے۔ میں بس wind up کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آپ اپنی تجاویز دے دیں کیونکہ میں بول چکا ہوں۔ محترمہ طحیانون صاحبہ!

محترمہ طحیانون: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! السلام وعلیکم۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا تھا جس کا رانا ثناء اللہ خان نے جواب دیا جس کے بعد وہ فوراً اٹھ کر چلے گئے۔ اس وقت لاہور شہر میدانِ جنگ بنا ہوا ہے۔ اب تک آٹھ افراد جاں بحق ہو چکے ہیں اور پورے شہر کے مختلف چوکوں میں پولیس کے ساتھ جھڑپیں جاری ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم روٹین میں یہاں پر تقریریں کرنے کی بجائے اس حساس معاملے پر جیسے میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس کے اوپر بحث رکھیں یا فوری طور پر ان حالات کو بہتر کرنے کے لئے حکومت کیا کر رہی ہے اس بارے میں بات کریں؟ رانا ثناء اللہ خان نے یہاں پر جو بات کی ہے

اس سے مزید اس بات کو تقویت پہنچی ہے کہ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہے اور جس انداز سے انہوں نے بات کی ہے کہ ہم کسی صورت پیچھے نہیں ہٹیں گے یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اب ٹی وی پر ticker چل رہا ہے کہ وزیر اعلیٰ کے علم میں نہیں ہے اور وزیر اعلیٰ کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ رانا ثناء اللہ خان کہہ رہے ہیں کہ ہمیں اعتماد میں نہیں لیا گیا لہذا ہم پولیس افسران کی سرزنش کریں گے اور پولیس والوں کو معطل کریں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے اس کے اوپر اسمبلی کے اندر بات کرنے کی آپ ہمیں اجازت دیں کیونکہ حالات بہت زیادہ خراب ہیں۔ نہ صرف لاہور میں جی ٹی روڈ بند ہے، ملتان روڈ بند ہے اور پورے لاہور کی بڑی شاہراہیں block ہو چکی ہیں بلکہ پورے پنجاب کے اندر جگہ جگہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ باہر نکل کر احتجاج کر رہے ہیں۔ اس پر ہمیں یہاں اسمبلی کے اندر بحث کرنے کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب آ جاتے ہیں تو ان سے پوچھ کر دیکھ لیتے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف جو فرما رہے ہیں میں اس پر تھوڑا respond کرنا چاہوں گا۔ دو بجے اسی سلسلے میں ایک انتہائی اہم میٹنگ تھی جس کے لئے لاء منسٹر صاحب اسمبلی سے گئے ہیں۔ اس وقت بھی اسی معاملے کے اوپر میٹنگ چل رہی ہے تو میرے خیال میں وہ اُس میٹنگ سے فارغ ہو کر ہمیں یہاں پر join کریں گے۔ Meanwhile ہم بجٹ اجلاس کے حوالے سے debates کو جاری رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ آ جاتے ہیں تو ان سے جواب لے لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! باہر لوگ مر رہے ہیں اور یہاں ہم بجٹ پر بات کر رہے ہیں۔ ہمیں تھوڑا سا اپنے ضمیر کے مطابق چلنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ان کو آنے تو دیں پھر بات کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لاہور کے شہری مارے جا رہے ہیں۔

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب کو آنے تو دیں۔اسی سلسلے میں ہم پہلے اُن کی statement تو لے لیں پھر بات کریں گے۔ سید محمد سبطین رضا صاحب مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون ترقیاتی اتھارٹیز کی جانب سے املاک کا انتظام اور منتقلی 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! میں

The Management and Transfer of Properties by Development Authorities Bill, 2014 (Bill No. 14 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں کیونکہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے اور اجلاس کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 18۔جون 2014 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ کل بھی سالانہ بجٹ پر عام بحث جاری رہے گی۔